Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

19 محرم 1436 ہجری 13 نبوت 1393 ہش 13 نومبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عام مسلمان اور ایک احمدی مسلمان کے عملی نمونوں میں واضح فرق ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے۔ ہم نے اس روشنی سے حصہ لیا ہے یا حصہ لینے کا دعویٰ کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں روشنی دکھانے کے لئے بھیجا ہے

ہمیں دنیا کے اس نفسانفسی کے دَور میں اپنے آپ کو ہر برائی سے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی کی مدد سے بچانے کی ضرورت ہے۔ خراب راستوں سے بچنے کی ضرورت ہے

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کا زوال راتوں کی دعاؤں کو چھوڑنے اور لہو و لعب میں پڑنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ آجکل بھی لہو و لعب، رات دیر تک مختلف کاموں میں مصروف رہنا، غیر تعمیری کاموں میں مصروف رہنا۔ ٹی وی ہے فلمیں ہیں انٹرنیٹ پر بیٹھنا ہے اور پھر فجر کی نماز پر نہ اٹھنا۔ تہجد تو علیحدہ رہی فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور جب فجر کی نماز وقت پر نہیں ادا ہوگی تو یہیں سے پھر زوال بھی شروع ہو جائیں گے۔ پس یہ کوشش ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں کیونکہ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ زوال وہیں شروع ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کی طرف سے توجہ ہٹتی ہے

اس زمانے میں معاشرہ مذہب سے دُور لے جانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اس لئے یہ دعا بھی ایک مومن کی دعاؤں میں شامل ہونی چاہئے کہ ہمیں کفر اور شیطنت کے جہنم سے بچا۔ ہمیں لامذہبیت کے جہنم سے بچا۔ ہمیں خودسری، جھوٹ اور ظلم کے جہنم سے بچا۔ ہمیں اپنی رضا اور محبت کی دُوری کے جہنم سے بچا

انصاف کا نعرہ لگانا یا چھوٹی سطح پر انصاف کرنا بالکل اور چیز ہے اور مکمل سچائی کے ساتھ مکمل طور پر سچی گواہی دینا بالکل اور چیز ہے۔ ہم دنیا کو روشنی دینے کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں، ہر عورت اور مرد جو احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہے اس کا یہی دعویٰ ہے کہ ہم نے دنیا میں سچائی کو قائم کرنا ہے اگر یہ نہیں تو ہمارے دعوے کھوکھلے ہیں

ہم میں سے ہر بچے، ہر بوڑھے، ہر جوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہر حالت میں مَیں نے سچ بولنا ہے۔ خاص طور پر احمدی عورتوں کو سچائی کے قائم کرنے کے لئے ایک مہم چلانی چاہئے کیونکہ عورتوں نے آئندہ نسلوں کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔

مختلف معاشرتی برائیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان سے بچنے اور حقیقی معنوں میں عبادالرحمان بننے کے لئے قرآنی آیات کی روشنی میں اہم نصائح

جماعت احمدیہ یوکے کے 48ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 30 اگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج جو باتیں مَیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مَردوں کے لئے بھی اسی طرح ضروری ہیں جس طرح عورتوں کے لئے یا ان باتوں سے یہ احساس پیدا نہ ہو کہ یہ مردوں کے لئے ہیں اس لئے عورتوں کے لئے ان کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد جو ایک گھر کی اِکائی ہیں ان دونوں پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ اپنے گھروں کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی اکائی کی اہمیت کو سمجھے اور اس کو معاشرے کا اہم حصہ بنانے کے لئے اپنے فرائض کو سمجھیں۔ آجکل کا معاشرہ سفری سہولیات کی وجہ سے، رسل و رسائل کی سہولت کی وجہ سے، الیکٹرانک میڈیا کی وجہ سے، تعلیم عام ہونے کی وجہ سے اپنے حقوق پر تو بہت زور دیتا ہے اور اتنا زیادہ زور دیتا ہے کہ ضرورت سے زیادہ زور ہے۔ لیکن اس ضرورت سے زیادہ حقوق پر زور دینے کی وجہ سے افراد، مرد ہوں یا عورتیں، اپنے فرائض بھول جاتے ہیں یا انہیں ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ اپنے حق تو انصاف کے حوالے دے کر لینا چاہتے ہیں لیکن دوسروں کے حق دینا نہیں چاہتے۔ یا تھوڑے سے فرائض پورے کر کے یا حق دے کر پھر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے دوسرے پر بہت بڑا احسان کر دیا ہے۔ اور آجکل کے معاشرے کے فسادوں کی، جو چاہے گھریلو سطح پر ہوں یا ملکی اور بین الاقوامی سطح پر، یہی وجہ ہے کہ اپنے حقوق کو دوسروں کے حقوق پر ترجیح دی جاتی ہے۔ یا دوسروں سے ذمہ داریاں پوری کرنے کی توقع کی جاتی ہے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو ادا

(باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 34

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!
آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

لجنہ اماء اللہ کے متعلق معترض نے زہر افشانی کرتے ہوئے لکھا:

''اس تنظیم کا مقصد قادیانی عورتوں اور بچوں کی اصلاح و تربیت تعلیم وارشاد اور انہیں دستکاری سکھلانا ہے اور ان کے مالی امور کی نگہداشت کرنا بتلایا گیا ہے۔
لیکن اس تنظیم کے بارے میں بہت سے ثقہ قادیانیوں کی آراء بے حد سنگین ہیں اور یہ آراء ان کے ذاتی مشاہدات اور تجربات پر قائم ہیں ۔منجملہ دوسرے قادیانیوں کے ایک انتہائی ثقہ، راسخ العقیدہ اور ذی علم قادیانی شیخ عبدالرحمن مصری کا ایک عدالتی بیان عام طور پر شائع ہو چکا ہے جس کی طرف مختصر اشارہ آگے آرہا ہے۔ اسی طرح دوسرے بیانات بھی منظر عام پر آچکے ہیں۔ جن میں قادیانی خواتین کی تنظیموں کو غیر اخلاقی اعمال وافعال کے مراکز بتایا گیا ہے۔ ان سے واضح ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ تنظیمیں آوارہ گرد نوجوانوں کو قادیانیت کے دام میں پھانسنے اور پھر اس پھندے میں جکڑے رکھنے کے لئے اس طرح کی حکمت عملی کا ایک حصہ ہیں جیسی حکمت عملی عیسائیوں نے اپنی نسوانی تنظیمات کے ذریعہ دیگر خیالات ومکاتب فکر کے نوجوانوں کو عیسائیت کے دام میں پھنسانے کے لئے اختیار کررکھی ہیں۔''

(منصف 14-1-2014)

اس جگہ معترض نے تنظیم لجنہ اماء اللہ کے متعلق دوطرح کی آراء کا ذکر کیا ہے ایک مثبت اور دوسری منفی۔ اور بغیر کسی تحقیق کے منفی رائے کو صحیح مان کر نہایت گندہ نتیجہ اخذ کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی اور کارآمد بات سنکر مثبت اور مفید رائے قائم کرنے کی صلاحیت معترض میں کلیۃً مفقود تھی۔

ہر جگہ اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں جو اوباش فطرت لوگوں کی گندی باتیں سن کر لطف لیتے ہیں اور اسی میں مست رہتے ہیں۔ ایسے ہی ایک زٹل باز متین خالد صاحب ہیں جنہوں نے شاید گالیوں اور فحش کلامیوں میں پی۔ایچ۔ڈی کی ہوئی ہے۔ مسجد کے احاطے میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں کو ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں اور پھر ساتھ ہی بڑے پارسا بن کر پوچھتے ہیں کہ کہیں یہ مسجد کا حصہ تو نہیں۔ اور سامعین فرط جذبات سے جھوم کر نعرہ بلند کرتے ہیں۔

اسی پر بس نہیں ،متین خالد صاحب اپنی خرافات میں کہتے ہیں:''بات سنئے یہ جس بات پر آپ خوش ہو رہے ہیں نا میں اس کا سپیشلسٹ ہوں ۔میری یہ تقریر جو ہوتی ہے نا اس طرح کی وہ میں کرتا ہوں اُس وقت جب پورا مجمع بے وضوء ہو...... بے وضوء ہونا ضروری ہے مرزے کی باتوں کے لئے اور سیکنڈلی یہ کہ آپ غیر شادی شدہ ہوں۔ انشاء اللہ آپ کو مزہ آئے گا۔ بہرحال آپ کے ذوق کا شکریہ مجھے بڑے خوشی ہوئی۔'' اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حال ہے ان معاندین احمدیت کا۔ یوٹیوب کے چینل The wrost criation پر اس قسم کے اور بھی بہت سے ویڈیوز موجود ہیں۔

اب جبکہ ان معاندین کا یہ حال ہے تو کوئی کیا انہیں قرآن وحدیث کی بات بتائے جن لوگوں کے منہ نجاست کی آماجگاہ بن چکے ہوں انہیں کیا اللہ اور اس کے رسول کی بات سمجھائی جائے۔ یہ تو کبھی اس حالت میں ہوتے ہی نہیں کہ قرآن وحدیث کو ہاتھ بھی لگا سکیں۔ انہیں تو فحش کلامی کا چسکا پڑا ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی انہیں ہم قرآن و حدیث کی باتیں اس لئے بتاتے ہیں کہ یہ لوگ قرآن و حدیث کا علم رکھنے کا دعوی کرتے ہیں اور اس کی آڑ میں عوام الناس کو گمراہ کرتے ہیں۔

بہرحال اب ہم اصل اعتراض کی طرف لوٹتے ہیں، معترض نے لجنہ اماء اللہ پر جسے کٹر مخالفین احمدیت بھی قابل تقلید سمجھتے ہیں، ایسا ناپاک اعتراض کرکے صریح اس قرآنی حکم کی نافرمانی کی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۪ وَلَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ (النور: ۲۳)

یعنی یقیناً وہ لوگ جو پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر بہتان باندھتے ہیں، دنیا میں بھی لعنت کئے گئے اور آخرت میں بھی ان کے لئے بہت بڑا عذاب مقدر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی سزا بھی قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا:

وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡہُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَۃً وَّلَا تَقۡبَلُوۡا لَہُمۡ شَہَادَۃً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور: ۵)

یعنی وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے تو انہیں 80 کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی لوگ ہیں جو بدکردار ہیں۔

ایسا ناپاک اعتراض کرکے معترض اور اس قماش کے تمام لوگ اس آیت کی زد میں آگئے۔ قرآن مجید کی رو سے ایسے تمام لوگوں کی کوئی رائے یا گواہی کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اس بارے میں ہم زیادہ کچھ نہیں کہتے۔ خدا تعالیٰ کے حضور ان سب باتوں کا بھی حساب ہوگا۔ ہاں معترض کی شے پر اُچھلنے والوں کو ہم ضرور یہ مشورہ دیں گے کہ عقل سلیم کا استعمال کریں اور شیطان کی راہوں کی پیروی نہ کریں کیونکہ شیطان کی پیروی بالآخر انسان کو جہنم تک لے جاتی ہے۔

اس جگہ کسی کو شاید یہ وسوسہ گزرے کہ معترض نے بعض ''قادیانیوں'' کی آراء کا ذکر کیا ہے۔ خصوصاً شیخ عبدالرحمن مصری کا۔ تو اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے :

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَہَالَۃٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ (الحجرات: ۷)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو اس کی چھان بین کرلیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو۔ پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔

اب اس جگہ معاندین احمدیت بجا طور پر یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ جناب اس جگہ ہم سے خطاب نہیں مومنوں سے ہے اور اگر کوئی فاسق ہمارے پاس کوئی خبر لاتا ہے تو دراصل وہ ہمارا بھائی بند ہے۔ ہم اس کی بات پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ ہماری بات مانتا ہے۔ کسی کو نقصان ہوتا ہے تو ہوتا پھرے ہمیں کیا پڑی ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ اس جگہ بھائی بندی نبھائی گئی ہے۔ فاسق فاسق سے مل گیا ہے۔ ورنہ اگر ایک ذرہ بھی اسلام وایمان کی رمق باقی ہوتی تو ایک فاسق کے دروغ بے فروغ پر یوں آنکھ موند کر ایمان نہ لایا جاتا۔

معترض کے نام نہاد ''ثقہ قادیانی'' شیخ عبد الرحمن مصری کے بیانات کی پول ہم آگے چل کر کھولیں گے جہاں معترض نے ان بیانات کو پیش کیا ہے ۔یہاں اس قدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالرحمن مصری کے یہ بیانات 1937ء کے بعد کے ہیں جب انہیں بعض ''ذاتی'' قسم کی وجوہات کی بنا پر خلافت سے اختلاف ہوا اور وہ اس قسم کی اوچھی بیان بازیوں پر اُتر آئے۔ (وہ ''ذاتی'' وجوہات بعض نہایت پختہ شواہد کے ذریعہ منصۂ شہود پر آچکی تھیں لیکن چونکہ مصری صاحب ان وجوہات سے انکار کرتے رہے اس لئے ہم ان کا ذکر نہیں چھیڑیں گے)

الغرض 1937ء سے پہلے کا ان کا ایسا کوئی بیان موجود نہیں۔ پھر 1937ء سے قبل یہ خود بھی تو اسی خلیفہ کے پیروکار تھے اور اسی جماعت کا حصہ تھے۔ ان کی اہلیہ اور بیٹی خود بھی لجنہ اماء اللہ کی فعال رکن تھیں۔ ان تمام باتوں پر آگے بحث ہوگی۔

اس جگہ ہم لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض وغایت اور اس کی اسلامی خدمات اور اس کے متعلق غیروں کی آراء پیش کریں گے جن سے معلوم ہوگا کہ معترض نے کتنا شرمناک اور اخلاق سے گرا ہوا اعتراض کیا ہے۔

لجنہ اماء اللہ احمدی خواتین کی عالمگیر تنظیم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں جو مجالس قائم ہوئیں وہ سب مردوں کی تھیں۔ مثلاً اشاعت اسلام ،صدر انجمن احمدیہ، تشحیذ الاذھان، مجلس احباب ،مجمع الاخوان ،مجلس ارشاد وغیرہ ۔لیکن مستورات کی کوئی علمی دینی اور تمدنی انجمن اس وقت تک موجود نہیں تھی۔ لہٰذا سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی زوجہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہؓ کی تحریک پر 25 دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔

اس سلسلہ میں آپؓ نے خواتین کو خصوصی طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ انہیں اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی بھی اخلاقی اور روحانی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ ان میں اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا جوش پیدا کریں۔ دشمنان اسلام میں جو بدگمانی اسلام کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی توڑ ہوسکتا ہے تو وہ عورتوں کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس امر کی ضرورت ہے کہ چونکہ سب مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اس لئے دعا کی جائے اور کروائی جائے۔ ہمیں وہ مقصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدنظر رکھے ہیں اور ان مقاصد کے پورا کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کے احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بخیر کرے۔

(تلخیص از ''الازھار لذوات الخمار'' صفحہ 72-68)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ان پاکیزہ نصائح پر عمل کرکے احمدی خواتین نے تعلق باللہ، عشق رسول ،قرآن مجید سے محبت ،توکل علی اللہ، صبر و رضا ، دعوت الی اللہ ، دینی و دنیاوی تعلیم ، جرأت و بہادری ، مالی ،جانی ،وقتی اور اولاد کی قربانی میں وہ اعلیٰ اور نمایاں مقام حاصل کیا کہ دیگر تمام جہان کی مستورات سے سبقت لے گئیں۔

آج عالمگیر جماعت احمدیہ کے طبقہ نسواں کا اگر

(باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو عابد بننے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کیونکہ ان کے بغیر ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا مومن نہیں کہلا سکتا۔

جس انسان میں عاجزی ہو وہ نہ صرف جھگڑوں اور فسادوں سے بچتا ہے، صُلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے بلکہ دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے کہ نوجوانوں میں نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں۔ اس عمر میں صحت ہوتی ہے اور عبادتوں کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب صحت دی ہے تو صحت کا شکرانہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ حق عبادت سے ادا ہوتا ہے۔
صحت کی حالت کے شکرانے کے طور پر عبادتیں بجالانے کی ضرورت ہے، نمازوں کی ادائیگی کی ضرورت ہے۔

ہمیں اپنے اخلاقی معیار بلند کرنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی اَناؤں کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے

جو بندوں کے حق ادا نہیں کرتا ان اخلاق کے مطابق اپنا نمونہ نہیں دکھاتا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں جن کا اپنانا ایک مومن کے لئے ضروری ہے تو پھر ایسے لوگ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ ان کی نمازیں اور عبادتیں بھی صرف دکھاوے کی ہیں کیونکہ ان عبادتوں نے ان کے اندر وہ تبدیلی پیدا نہیں کی جو ایک مومن کا خاصہ ہے

مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبدالرحمن صاحب مرحوم (لندن) کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 / اکتوبر 2014ء بمطابق 10 اخاء 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 31 اکتوبر 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو عابد بننے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کیونکہ ان کے بغیر ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا مومن نہیں کہلا سکتا۔ جہاں مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ عبادت کرنے والا ہو وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرنے والا ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص مومن بھی ہو اور پھر اس سے بداخلاقیاں بھی سرزد ہو رہی ہوں۔ عموماً بداخلاق انسان اس وقت ہوتا ہے جب اس میں تکبر ہو۔ اسی لئے رحمان خدا کے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ (الفرقان: 64) یعنی زمین پر وہ نہایت عاجزی سے چلنے والے ہیں۔ اور جس انسان میں عاجزی ہو وہ نہ صرف جھگڑوں اور فسادوں سے بچتا ہے بلکہ صُلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے اور دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور جب اعلیٰ اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی پیش نظر ہو اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر ہی یہ کیفیت جو ہے وہ حقیقی مومن کی کیفیت ہوتی ہے۔ گویا حقیقی مومن عابد اور عاجز ہوتا ہے۔

ہاں یہ بھی صحیح ہے کہ ہر انسان کی استعدادیں مختلف ہیں۔ جسمانی حالت مختلف ہے۔ بعض عارضی حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جو روک بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص ہر وقت اور ہر حالت میں اپنے اخلاقی معیار کو ایک طرح نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح اپنی روحانی ترقی کے لئے بھی اپنی عبادتوں اور اپنی نمازوں کے وہ معیار نہیں رکھ سکتا جو ایک مومن سے متوقع ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حالات کے مطابق سہولتیں بھی مہیا فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرورت سے زیادہ بوجھ انسان پر نہیں ڈالتا۔ یا انسان کی حالت اور صلاحیت سے زیادہ بوجھ اس پر نہیں ڈالتا۔ پس یہ کہنا کہ بعض کام ایسے ہیں جو انسان کے لئے ناممکن ہیں اس لئے کئے نہیں جا سکتے۔ یہ بات کم از کم دین اسلام کے بارے میں غلط ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ نمازوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ مومن کو کہتا ہے کہ یہ تم پر فرض ہیں انہیں ادا کرو تو ساتھ ہی بہت سی سہولتیں بھی دے دیں۔ مثلاً جو کسی وجہ سے کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اسے کہہ دیا کہ بیٹھ کر پڑھ لو۔ اور جو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا بعض بیماریوں کی وجہ سے، کمزوری کی وجہ سے کیونکہ بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے تو اسے کہہ دیا کہ لیٹ کر پڑھ لو۔ پھر لیٹنے میں بھی کوئی شرط نہیں ہے کہ کسی خاص انداز میں لیٹنا ہے۔ جس طرح انسان لیٹا ہوا ہے وہیں نماز پڑھ سکتا ہے۔ بیمار ہے کمزور ہے، سفر یا اور کوئی وقتی مجبوری ہے تو کہہ دیا کہ قصر کر لو، جمع کر لو۔ پس کوئی شخص اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ نماز پڑھنا اس کے لئے ممکن نہیں بلکہ ایسے لوگ جو اس قسم کے کام کرتے ہوں جن میں بظاہر ان کے کپڑے گندے ہوئے ہوں ان کو بھی یہی حکم ہے کہ اگر صاف کپڑے نہیں ہیں تو جیسے بھی پہنے ہوئے ہیں ان میں ہی نماز پڑھ لو لیکن نماز ضرور پڑھو۔ اسی طرح اگر پانی نہیں ہے تو پھر وضو کے بجائے تیمم کر لو۔ غرض کہ کوئی عقلمند کسی کا یہ بہانہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ نماز پڑھنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ جب تک ہوش و حواس قائم ہیں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ پس نماز کے بارے میں یہ کہنا کہ بعض حالات میں ہمارے لئے ناممکن ہے یہ انتہائی غلط بات ہے۔ بہت سے لوگوں سے پوچھو تو مختلف قسم کے بہانے بناتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ایسے بہانے کر کے ایمان سے دور ہٹ رہے ہوتے ہیں۔ پس اس طرف ہم میں سے ہر ایک کو توجہ دینی چاہئے۔

آئر لینڈ میں جب میں نے مسجد کے افتتاح پر خطبہ دیا اور عبادتوں کی طرف توجہ دلائی تو امریکہ سے ہمارے ایک مربی صاحب نے لکھا اور پھر بعض اور جگہوں سے بھی خط آئے کہ خطبے کے بعد مسجدوں میں حاضری بڑھ گئی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسجد میں نمازوں پر نہ آنا کسی کی مجبوری کی وجہ سے یا ناممکنات کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ سستی تھی اور جب توجہ دلائی گئی تو اثر ہوا لیکن اس اثر کو مستقل قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو ایک مومن کا خاصہ ہے کہ اگر توجہ دلائی جائے تو پھر اس پر عمل کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے کہ نوجوانوں میں نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں۔ اس عمر میں صحت ہوتی ہے اور عبادتوں کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ جوانی اور صحت کی عبادتیں ہی حق ادا کرتے ہوئے ادا کی جا سکتی ہیں۔ بڑھاپے میں تو مختلف عوارض کی وجہ سے انسان وہ حق ادا ہی نہیں کر سکتا جو عبادت کا حق ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 258۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بہر حال انسان کو سوچنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض تو طبیعت پر جبر کر کے بھی اگر ادا کرنے پڑیں تو ادا کرنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ سہولتوں کے باوجود یہ ادا نہ کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب صحت دی ہے تو صحت کا شکرانہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ حق عبادت سے ادا ہوتا ہے۔ صحت کی حالت کے شکرانے کے طور پر عبادتیں بجالانے کی ضرورت ہے، نمازوں کی ادائیگی کی ضرورت ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے اس کے بغیر ہمارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

اب میں دوسری بات کی طرف آتا ہوں یعنی اچھے اخلاق۔ اعلیٰ اخلاق رکھنے والوں کا ایک بہت بڑا وصف سچائی کا اظہار ہے اور سچائی پر قائم رہنا ہے۔ ایک مومن کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہے اور

جھوٹ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اگر جھوٹ سے انتہائی نفرت ہو۔ لیکن عملاً ہم دنیا میں کیا دیکھتے ہیں کہ مختلف موقعوں پر جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ میرا ارادہ تو نہیں تھا لیکن غلطی سے میرے منہ سے جھوٹ نکل گیا۔ اسائلم کے لئے یہاں درخواستیں دیتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں وہ تو میرے منہ سے فلاں بات غلطی سے نکل گئی۔ میرا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن اگر عادت نہ ہو تو غلطی سے بھی بات نہیں نکلا کرتی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا ہے، ایسے لوگوں کو معاف کر دیتا ہے جن کو غلطی کا احساس ہو لیکن اس صورت میں انہیں اپنے اس عمل پر اظہار ندامت کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص جھوٹ بولے اور پھر اس پر ندامت بھی محسوس نہ کرے اور اس کے جھوٹ سے اگر کسی کو نقصان ہوا ہے تو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ الٹا ضد پر آ کر جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرے یا یہ کہے کہ اس جھوٹ کے بغیر گزارہ ہی نہیں ہو سکتا تھا تو ایسا شخص نہ تو ایمان پر قائم ہے نہ ہی اچھے اخلاق والا کہلا سکتا ہے۔ یقیناً ایسے شخص کو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ صحیح راستے پر نہیں ہے۔

پھر اخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ: 84) کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور اچھے طریق سے پیش آؤ۔ ان سے اچھے طریق سے بات کیا کرو۔ اب عام طور پر انسان دوسروں سے اکھڑ پن سے بات نہیں کرتا باوجود اس کے کہ بعض طبائع میں خشونت اور اکھڑ پن ہوتا ہے لیکن وہ ہر وقت اس کا اظہار نہیں کرتے۔ تو جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے بات کرو تو ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آؤ تو ایسے ہی لوگوں کو کہتا ہے کہ اپنی اس خشونت اور اکھڑ پن کی طبیعت میں نرمی پیدا کرو اور کبھی بھی تمہارے سے ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جو دوسرے کو تکلیف پہنچانے والی ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر مغلوب الغضب نہ ہو جایا کرو۔ لیکن بعض انسان اپنی طبیعت کی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا طابع ہوتی ہیں، یکدم بھڑک بھی جاتے ہیں تو ایسے لوگ اگر سخت بات کہنے کے بعد اپنی سختی پر افسوس کریں اور جو جذباتی یا کسی بھی قسم کی تکلیف ان سے دوسروں کو پہنچی ہو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں، توبہ اور استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے اور ان کی توبہ قبول بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر توجہ نہ دینے والے بے جا تشدد اور سختی کرتے چلے جانے والے اور کسی قسم کی بھی ندامت محسوس نہ کرنے والے تو وہ لوگ ہیں جو نہ صرف اخلاق سے گر رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نفی کر کے گنہگار بھی ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عبادتیں بھی ان کے کسی کام نہیں آتیں۔ پس اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی مغفرت کی امید دلاتا ہے جو کسی خاص جوش یا غصے کے ماتحت ایک فعل کر دیں لیکن بعد میں ہوش آ جانے پر اپنے اس فعل پر نادم ہوں، شرمندہ ہوں اور اس کے ازالے کی کوشش کریں۔ لیکن جو شخص نادم نہ ہو، ہوش آ جانے پر بھی کسی قسم کی ندامت یا افسوس کا اظہار نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں پیش کر سکتا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔

بہت سے معاملات میرے سامنے آتے ہیں۔ میاں بیوی کے جھگڑوں کے، لین دین کے معاملات ہیں کہ لوگ ایسے مغلوب الغضب ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں دیکھتے کہ کیا کہہ رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں۔ عورتوں کو جذباتی تکلیف بھی دیتے ہیں، ہاتھ بھی اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے معاملات ہیں۔ آپس میں غلط قسم کے رویے ہیں۔ پھر یہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ اصلاحی کمیٹی کوشش کرے یا قضا کوشش کرے تو یہ لوگ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں تو پھر تعزیر ہوتی ہے اور جب کسی فریق پر تعزیر ہو جائے تو پھر ان کو تھوڑی سی ہوش آتی ہے۔ پھر معافی کے لئے بھی لکھتے ہیں اور پھر زیادتیاں انہوں نے کی ہیں اس کا مداوا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے ایسے لوگ سزا کے بعد معافی لے کر اپنے انجام کو بچا لیتے ہیں لیکن تعزیر کا داغ ان پر لگ جاتا ہے۔ اگر اپنی اَنا کے چکر میں نہ پڑتے تو پہلے سے ہی افہام و تفہیم سے معاملہ طے ہو سکتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو اپنے ایمانوں کو بچانے کی فکر کرنی چاہئے۔ بعض ایسے ہیں جو کسی بھی صورت میں نہیں مانتے وہ تو بالکل ہی دُور ہٹ جاتے ہیں۔ دنیا اور اس کے فوائد اور اس کی سہولتیں چند روزہ ہیں۔ اپنے انجام کی ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم کس طرح حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

جماعت کو میں اکثر توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ ہمیں اپنے اخلاقی معیار بلند کرنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی اَناؤں کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے۔ جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اخلاق اور انسانیت کا معیار بنیں۔ بے شک بعض اوقات ہم جذبات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں، غصہ آ جاتا ہے یہ انسانی طبیعت ہے لیکن ایک مومن کو اللہ تعالیٰ نے کچھ حکم بھی دیئے ہوئے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت انہیں خرچ کریں۔

مَیں نے میاں بیوی کے معاملات کی مثال دی ہے تو دیکھیں خطبہ نکاح میں پڑھی جانے والی آیات میں کس طرح اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف احکام دیئے ہیں جن پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا ضروری ہے لیکن اکثر لوگ ان باتوں کو سامنے نہیں رکھتے۔ سمجھتے ہیں نکاح ہو گیا شادی ہو گئی اور بس۔ پس جو لوگ اپنی باتوں پر اڑے رہتے ہیں بلکہ ان پر فخر رکھتے ہیں۔ سامنے رکھنا تو ایک طرف رہا جب مسائل اٹھتے ہیں تو اپنی بات پر ہی اڑے رہتے ہیں اور یہ فخر ہوتا ہے کہ ہم اس طرح اپنی بات پر قائم رہے۔ ہم نے فلاں کو کس طرح نیچا دکھا دیا۔ اپنے جذبات کو صحیح سمجھتے ہیں اور دوسرے کے جذبات کی پرواہ نہیں کرتے اور یہی کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کیا وہ صحیح ہے کیونکہ ان کے خیال میں دوسرے شخص کا علاج ہی یہ تھا جو انہوں نے سوچا اور جو انہوں نے کیا۔ اس کے علاوہ ان کے نزدیک اور کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ اگر ایسے لوگوں کی بات مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مذہب جسے انہوں نے مانا ہے وہ جھوٹا ہے کیونکہ مذہب کچھ کہتا ہے وہ کچھ اور کہہ رہے ہیں۔ یہ بیشک وہ کہہ سکتے ہیں کہ مذہب کا یہ حکم ایسا ہے جس پر ہمارے سے عمل مشکل ہے لیکن یہ کہنا کہ اس حکم کو توڑے بغیر اور جو کچھ ہم نے کیا ہے اس کے کئے بغیر گزارہ ہی نہیں ہو سکتا تھا، مذہب کو جھوٹا کہنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ غصہ دباؤ۔ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ اپنی غلطیوں پر ضد نہ کرو۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو ہمیں یہاں تک فرمایا ہے کہ جو بندوں کے حق ادا نہیں کرتا، ان اخلاق کے مطابق اپنا نمونہ نہیں دکھاتا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں جن کا اپنانا ایک مومن کے لئے ضروری ہے تو پھر ایسے لوگ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 350۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) ان کی نمازیں اور عبادتیں بھی صرف دکھاوے کی ہیں کیونکہ ان عبادتوں نے ان کے اندر وہ تبدیلی پیدا نہیں کی جو ایک مومن کا خاصہ ہے۔ ان میں وہ عاجزی نہیں آئی جو انہیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے۔ اگر غصے کی حالت میں انسان اپنی ویڈیو بنوالے۔ آج کل تو ویڈیو بڑی آسانی سے ہر جگہ میسر ہے تو ایک عقلمند انسان ہوش کی حالت میں اسے دیکھ کر خود ہی شرمندہ ہو جائے کہ اس کی کیا حالت تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس بارے میں جو نصائح فرمائی ہیں وہ مَیں پیش کرتا ہوں کہ مغلوب الغضب ہونے والوں کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ ان کے دماغ عقل اور حکمت سے خالی ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ پاگل پن تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس بارے میں فرماتے ہوئے کہ جوش اور غصہ جو ہے جب بڑھ جائے تو عقل ماری جاتی ہے اس لئے صبر کی طرف توجہ دلائی کیونکہ صبر سے عقل اور فکر کی قوتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 180۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ذرا ذرا سی بات پر غصے میں آنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کا دل حکمت سے عاری ہو جاتا ہے۔ فرمایا:

''یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں''۔ پھر اس سے اچھی اور نیک باتیں نہیں نکلتیں۔ محروم رہ جاتا ہے۔ ''غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 126-127۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں''۔ یعنی جنون کی طرف لے جانے والی بناتی ہیں۔ ''ایک

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
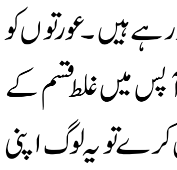
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
e-mail: khalid@alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

بدظنی اور ایک غضب جب کہ افراط تک پہنچ جاویں۔‘‘

جب انسان ضرورت سے زیادہ ہر وقت اسی سوچوں میں پڑا ہو، غصے میں رہے، بدظنیاں کرتا رہے تو پھر پاگل پن کی کیفیت ہو جاتی ہے۔’’......پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔‘‘
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 104۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک مومن کی تعریف کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ مومن کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس کو کسی بھی حالت میں عقل و خرد کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے ورنہ پھر جیسا کہ پہلے ذکر آیا پاگل پن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مرد کو چاہئے کہ اپنے قُویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔‘‘(ملفوظات جلد 5 صفحہ 208۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ مومن کی نشانی بتاتے ہیں کہ کس طرح مومن کو غصہ پر ضبط ہونا چاہئے یا غصے پر ضبط ہو تو حقیقی مومن کہلاتا ہے۔ فرمایا:’’ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ۔(آل عمران:135) یعنی مومن وہ ہیں جو غصہ کھا جاتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ عفو اور درگزر کے ساتھ پیش آتے ہیں۔‘‘ فرمایا’’ اگرچہ انجیل میں بھی عفو اور درگزر کی تعلیم ہے......مگر وہ یہودیوں تک محدود ہے۔ دوسروں سے حضرت عیسیٰ نے اپنی ہمدردی کا کچھ واسطہ نہیں رکھا اور صاف طور پر فرما دیا کہ مجھے بجز بنی اسرائیل کے دوسروں سے کچھ غرض نہیں خواہ وہ غرق ہوں خواہ نجات پاویں۔(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 395)

پس حضرت مسیح کا عفو و درگزر بنی اسرائیل تک محدود تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو مسیح محمدی بن کر آئے ہیں آپ کا دائرہ عفو و درگزر تو ساری دنیا تک پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اپنے عفو اور درگزر کو وسیع تر کرنے کی ضرورت ہے۔ پس یہ ہیں وہ معیار جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے نور سے فیض پانا ہے تو صبر حوصلہ اور بردباری کا وصف بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے منہ سے معارف اور حکمت کی باتیں نکلیں، لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں، ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں تو ہمیں اپنے گھریلو اور روزمرہ کے معاملات میں سختی اور غضب کی حالت میں رہنے سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی ذہنی صلاحیتوں اور استعدادوں کو کبھی بھی تباہ و برباد نہ ہونے دیں تو بدظنی اور غضب سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ حقیقی مومن بنیں تو اپنی صلاحیتوں کو برمحل اور برموقع اور مناسب رنگ میں ادا کرنا ہوگا۔ غصہ کی کیفیت اگر کبھی پیدا بھی ہو تو جنونی ہو کے نہیں ہونی چاہئے بلکہ صرف اصلاح کی حد تک ہونی چاہئے۔ غصے اور بے لگام جذبات کا اظہار انسان کو جنونی بنا دیتے ہیں۔ پس ان میں اعتدال کی ضرورت ہے۔ اگر غصہ ہے تو اس حد تک جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ اپنی اَناؤں کی تسکین کے لئے نہیں، اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو اس سے زیادہ غصے کا اظہار کرتا ہے وہ اپنا ایمان ضائع کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی خوبصورتی یہی ہے کہ اعلیٰ اخلاق کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے غیر ضروری غصے کو دبانے اور عفو سے کام لینے کی تلقین کرے۔ پس یہ خُلق ہر ایک کو اپنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر حقیقی مومن بننا مشکل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متواتر مختلف تحریرات اور ارشادات میں فرمایا ہے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا چاہئے۔(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 48۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) لیکن ہمارے اندر کمزوری ہے کہ ہم اس پر اس طرح عمل نہیں کرتے جس طرح کرنا چاہئے۔ اس میں عام احمدی بھی شامل ہے اور عہدیداران بھی شامل ہیں۔ ایسے لوگ جو دوسروں کو تو آپؑ کی باتیں سناتے ہیں اور جذبات کو قابو میں رکھنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن خود اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12) بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض تو جھوٹے ہو کر سچے اور ظالم ہو کر اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر کس طرح ایسے لوگوں کے بارے میں سمجھا جائے کہ ایمان کا ایک ذرہ بھی ان میں ہے۔ کیونکہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ بجائے ضد کرنے کے ہوش میں آنے پر وہ اپنے ظلم کا ازالہ کرے۔ اگر کسی کو کوئی جذباتی تکلیف پہنچائی ہے تو اس کا مداوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کم از کم اپنے اندر ندامت اور شرمندگی محسوس کرتے ہیں کہ میں نے کیا کیا؟ ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں یا اس طرح سوچتے ہیں۔ اگر ظلم وقتی جوش کے تحت ہو گیا ہے تو جوش کا وقت گزر جانے پر ایک مومن کو اس کا ازالہ کرنا چاہئے۔ اگر یہ ازالہ نہیں کرتے اور ندامت محسوس نہیں کرتے بلکہ سارے حالات گزر جاتے ہیں اور پھر بھی اثر نہیں ہوتا تو پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ حقیقی ایمان نہیں۔ یہ دکھاوے کا ایمان ہے۔ پانی کے اس بلبلے کی طرح ہے جس کے اوپر پانی ہے اور اندر صرف ہوا ہے۔ اگر تمام پانی ہوتا تو پھر وہ پانی کی کیفیت میں ہوتا، پھر اس میں ہوا نہیں ہوتی۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ کتنی دفعہ ہم پر اگر زیادتی بھی ہوئی ہے تو ہم نے برداشت کیا ہے اور مغلوب الغضب ہو کر جواب نہیں دیا یا اگر عہدیدار ہیں تو کتنی دفعہ ایسے مواقع پیدا ہوئے ہیں کہ دوسرے نے زیادتی کی اور انہوں نے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ دیا۔ اس زیادتی کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ برداشت یہ نہیں ہے کہ کسی طاقتور کا مقابلہ ہو اور جواب نہ دیا ہو اور کہہ دیا کہ ہماری بڑی برداشت ہے بلکہ برداشت یہ ہے کہ سزا دے سکے اور پھر سزا نہ دے۔

یہاں یہ بھی واضح ہو کہ انتظامیہ انصاف اور شریعت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر کسی کو سزا کی سفارش کرتی ہے، تعزیری کارروائی کرتی ہے تو یہ اس زمرہ میں نہیں آتا۔ کیونکہ اگر کسی کی غلطی ہے اور اُس کو اس کی وجہ سے سزا مل رہی ہے تو اس قسم کا جو عفو ہے وہ یہاں گناہ بن جاتا ہے۔ اگر کوئی اپنے معاملات میں دست درازی کرتا ہے، ظلم کا مرتکب ہوتا ہے تو حاکم یا قاضی سزا دیتا ہے جس طرح بچوں کو ماں باپ یا استاد سزا دیتے ہیں۔ یہ سزا کسی جرم میں کسی کو ملتی ہے تو اس لئے کہ اس نے شریعت کے حکم کی نافرمانی کی یا دوسروں کے حقوق تلف کئے۔ یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ بعض لوگ زیادتی بھی کرتے ہیں، شریعت کے قوانین کی پابندی بھی نہیں کرتے، دوسروں کے حقوق بھی غصب کرتے ہیں اور پھر نظام جماعت جب اُن پر تعزیر کرتا ہے تو میری یہ باتیں سن کر، پہلے بھی کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں، اس بارے میں پھر مجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور اب بھی شاید شروع کر دیں گے کہ آپ نے عفو اور درگزر پر خطبہ دیا ہے۔ ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جائے، ہمیں بھی معاف کر دیا جائے۔ تو اس بارے میں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ میری کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ بعض مجھے گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط بھی لکھ دیتے ہیں ان کے لئے بھی کبھی میرے دل میں غصہ نہیں آیا، کبھی غصے کے جذبات پیدا نہیں ہوئے۔ ایسے لوگ عموماً اپنے نام نہیں لکھتے یا فرضی نام لکھتے ہیں۔ اگر وہ نام لکھ بھی دیں تو تب بھی مَیں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس بارے میں ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی بے شک گالیاں دیں۔ ہاں ان پہ رحم ضرور آتا ہے اور مزید استغفار کا مجھے موقع مل جاتا ہے۔ میرے لئے تو یہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ سزا یا تعزیر تو دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا شریعت کے حکم کی نافرمانی کرنے پر ملتی ہے اور بڑے دکھ سے یہ سزا دی جاتی ہے، کوئی خوشی سے سزا نہیں دی جاتی۔ جس دن میری ڈاک میں نظارت امور عامہ یا امراء ممالک کی طرف سے کسی کی تعزیر کی معافی کی سفارش ہوتی ہے، جو غلطی کی تھی اس کا مداوا ان لوگوں نے کر دیا ہوتا ہے تو اس دن سب سے زیادہ میری خوشی کا دن ہوتا ہے۔ پس جہاں میرے فرائض میرے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں وہاں مجھے مجبور نہ کریں۔ ہاں مَیں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ فریقین اپنے معاملات جب قضا میں لاتے ہیں اور قضا یا انتظامیہ واقعات کی روشنی میں ان کا فیصلہ کرتے ہیں اور ایک فریق پر ذمہ داری ڈالی جاتی ہے کہ حقوق ادا کرے یا اس حد تک ذمہ داری ڈالی جاتی ہے کہ اگر مالی معاملہ ہے تو اتنی رقم ادا کرو یا دوسری ذمہ داریاں ادا کرو تو جس فریق نے بھی رقم وصول کرنی ہو، جس نے حق لینا ہو وہ دوسرے فریق کے مالی حالات کی تنگی کی وجہ سے جو زیادہ سے زیادہ سہولت دے سکتا ہے اس کو دینی چاہئے وہاں پہ ضدّیں نہیں کرنی چاہئیں۔ یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ بلاوجہ کسی انا میں پڑ کر ظلم نہیں کرنا چاہئے

بہرحال ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر گزار ہونا چاہئے اور یہ سوچنا چاہئے کہ ہم لوگ اس شخص کی اتباع کرنے والے ہیں جس کا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ یہ سوچنے والی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مسیح کہا گیا ہے تو کیوں کہا گیا۔ وہ کون سی چیز ہے جو مسیح کو دوسرے انبیاء سے ممتاز کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام باتیں، تمام خصوصیات، تمام صفات دوسرے تمام انبیاء سے زیادہ ہیں۔ ان کی معراج پر پہنچے ہوئے ہیں کیونکہ آپ کامل انسان اور آپ کی شریعت کامل اور مکمل شریعت ہے۔ لیکن آپ کے علاوہ جب

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
www.intactconstructions.org
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

ہم باقی انبیاء میں دیکھتے ہیں تو ہر نبی میں کوئی نہ کوئی بات ایسی ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ پس مسیح کی جو خاص امتیازی چیز ہے وہی مسیح موعود علیہ السلام کی مسیح سے تشبیہ کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ اس کی وضاحت جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے وہ بڑی دل کو لگنے والی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی خصوصیت وہ نرمی کی تعلیم ہے جو حضرت مسیح نے پیش کی اور بائبل تو یہاں تک کہتی ہے کہ ’’شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کُرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے۔ اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔‘‘ (انجیل متی باب 5 آیت 39 تا 41) پس بے شک تمام انبیاء نے نرمی کی تعلیم دی ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے زمانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے نرمی پہ بہت زیادہ زور دیا ہے۔

پس یہ خاص تعلیم ہے جو حضرت مسیح لائے اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مسیح رکھا یا آپ کو مسیح سے تشبیہ دی تو اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو بھی خاص طور پر نرمی کی تعلیم دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ گو کہ آپ کا نام مسیح رکھنے کی یہ بھی وجہ ہے کہ آپ عیسائیوں کی ہدایت کے لئے بھی آئے اور اس لحاظ سے مسیح کہلائے۔ گو آپ دوسرے مذاہب کی طرف بھی آئے۔ ہندوؤں کی طرف مبعوث ہونے کہ وجہ سے آپ کا نام کرشن بھی رکھا گیا اور اسی طرح مسلمانوں اور تمام اقوام عالم کی طرف آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور نیابت میں آئے۔ بہر حال مسیح کے نام پر زور ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی نرمی کی بہت تعلیم دی ہے اور سختی کو دور کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے سے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

اگر ہم اس خصوصیت کو مدّنظر نہ رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم دنیا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اگر ہم خود اس تعلیم پر عمل نہیں کرتے تو ہمیں دوسروں کو اس کی طرف بلانے کا کیا حق ہے۔ پس ہمیں اپنی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ ہمیں وہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے جس سے دنیا سمجھے کہ ہم نے اپنے جذبات پر پورا پورا قابو پالیا ہے۔

آئرلینڈ کی مسجد کے افتتاح پر بھی مَیں نے کہا تھا کہ جب ہم تبلیغ کریں گے تو لوگ پوچھیں گے کہ باقی مسلمانوں کے بارے میں تو تم کہتے ہو کہ انہوں نے مسیح موعود کو نہیں مانا، اس لئے ہدایت سے خالی ہیں۔ تم نے تو مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہوا ہے تو تم نے اپنے نفسوں میں کیا انقلاب پیدا کیا ہے۔ پس ہمارے نمونے ہماری تعلیم سے مطابقت رکھنے والے ہونے چاہئیں۔ دوسرے مذاہب کو ماننے والے سارے تو اخلاق سے گری ہوئی حرکات نہیں کرتے۔ سوچنا چاہئے کہ کیا سارے عیسائی یا سارے ہندو یا تمام دوسرے مذاہب کو ماننے والے یا نہ ماننے والے بھی لڑتے رہتے ہیں؟ نہیں۔ ان میں بھی بہت سارے صلح جُو ہیں اور انصاف پسند بھی ہیں۔ اگر ہم میں سے بھی بعض صلح جُو اور بعض لڑاکے ہیں یا اخلاق سے گری ہوئی حرکات کرنے والے ہیں تو ہم میں اور دوسروں میں امتیاز کیا رہ گیا۔ امتیاز تو تب ہوگا جب اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جھگڑے فساد کی عادت ہم میں سے بالکل مٹ جائے گی یا کم از کم اتنی کم ہو جائے کہ کسی کو نظر نہ آئے۔ اور ایسے فساد کرنے والے جو تھوڑے سے ہوں بھی تو اُن سے ہم پوری طرح کراہت کرنے والے ہوں۔ بدی کو مٹانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے کہ ’’اگر کسی بدی کو دیکھو اور طاقت ہو تو اسے ہاتھ سے ختم کر دو۔ اگر ہاتھ سے ختم نہ کر سکو تو زبان سے روکو۔ اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا مناؤ۔‘‘

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان......حدیث نمبر 177)

پس احمدی معاشرے میں بھی غلط حرکات اور بد اخلاقی کو برا سمجھنے روکنے اور منانے کا احساس ہونا چاہئے یا ترتیب کے لحاظ سے روکنے اور سمجھانے اور اس کو ختم کرنے کا احساس پیدا ہونا چاہئے یا برا منانے کا احساس پیدا ہونا چاہئے اور جب سب کو یہ احساس ہو تو پھر چند ایک بھی اخلاق سے نہیں گرتے۔ پھر ہر ایک اپنا معیار اونچا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی ظالم کا ہمیں ساتھ نہیں دینا چاہئے۔ ہمیں وہ طریق اختیار کرنا چاہئے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ جس پر اس زمانے میں خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زور دیا ہے۔ ہمیں عفو نرمی اور درگزر اور محبت سے کام لینا چاہئے۔ اگر کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو سمجھیں کہ اس نے مظلوم پر حملہ نہیں کیا بلکہ ہم پر حملہ کیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کیا ہے کیونکہ جس کام کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے اس نے اس کی تحقیر کی ہے۔ پس ایسے حملہ آوروں کو روکنا ہمارا کام ہے۔ ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکیں۔ دل میں برا منائیں اور مظلوم کے ظالم سے بچنے کے لئے دعائیں کریں۔ پس اگر ہم اخلاق سوز حرکتوں پر برا منائیں، ہمارا معاشرہ برا منائے تو خود بخود یہ ظلم اور یہ حرکتیں ہم میں سے ختم ہو جائیں گی۔ لیکن دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ بعض دفعہ خاص طور پر عائلی معاملات میں ظلموں میں ماں باپ بہن بھائی شامل ہو جاتے ہیں اور پھر صرف یہی نہیں کہ یہ شامل ہوتے ہیں، دوستی کے نام پر بعض دوسرے بھی شامل ہو جاتے ہیں بجائے اس کے کہ سمجھائیں۔ پس ہمیں معاشرے کی اصلاح کے لئے ان ظلموں میں شامل ہونے کی بجائے مظلوم پر حملے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ سمجھنا چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو پھر دیکھیں ہمارا معاشرہ کس طرح ٹھیک ہوتا ہے اور ہمارے یہ رویے اور عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

اللہ کرے کہ ہم عبادتوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنے والے اور قائم کروانے والے ہوں نہ کہ جھگڑوں اور فسادوں میں پڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدنام کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی نفسانیت سے بچائے۔

آج بھی نماز جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ حاضر پڑھاؤں گا جو مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبدالرحمن صاحب مرحوم اِنر پارک (Inner Park) کا ہے۔ یہ 3/اکتوبر 2014ء کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت احمد یار صاحب اور حضرت مہتاب بی بی صاحبہ آف لویری والے کی پوتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو۔ کثرت سے ذکر الٰہی اور صدقہ وخیرات کرنے والیں صابر اور شاکر تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی قربانی کرنے والی نیک مخلص خاتون تھیں۔ 1978ء میں جب آپ کے خاوند کو مخالفین نے ایک جھوٹے مقدمے میں ملوث کیا تو آپ نے بڑی بہادری اور صبر سے یہ عرصہ گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور وصیت کرنے کے ساتھ ہی اپنے حصہ جائیداد کی ادائیگی بھی کر دی تھی۔ ان کے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے اشتیاق احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آجکل پاکستان میں ہیں اور دوسرے اعجاز الرحمن۔ یہ یہاں حفاظت خاص کے عملے میں شامل ہیں۔ آپ ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی پھوپھی بھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد مَیں باہر جا کر نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ احباب یہیں مسجد میں صفیں درست کر لیں۔

❀❀❀

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ اوّل

کرنے کی طرف اس شدت سے توجہ نہیں دی جاتی۔ جب ایک مومن جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کرتی ہے، جو قرآن کریم کو آخری شرعی کتاب ماننے کا اعلان کرتے ہیں اور پھر ایک احمدی مرد اور عورت جو اس زمانے کے امام کی بیعت میں بھی آنے کا اقرار کرتے ہیں ایسے مومن کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم اپنے حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم اپنے ذمہ فرائض اور حقوق ادا کرو گے، اگر معاشرے کا ہر فرد اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کرے گا تو تمہارے حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے۔ اور یہ حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے ذمّہ لگائے ہیں دو طرح کے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق جن کو حقوق اللہ کہتے ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق جنہیں حقوق العباد کہا جاتا ہے۔ اور جب یہ دو قسم کے حقوق ان کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے والے ہوں۔ حق ادا کرتے ہوئے اس لئے کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ حق ادا کر رہے ہیں لیکن حق ادا نہیں ہو رہا ہوتا بلکہ حق ادا کرنے کی بجائے احسان کا رنگ غالب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو حق ادا کرتے ہوئے حقوق ادا کریں عبادالرحمن کہا ہے۔ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں رحمان کے بندے کہہ کر عبادالرحمن کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کے صدقے تمہیں بیشمار انعامات دیئے ہیں۔ بیشمار خصوصیات کا انسانوں کو حامل بنایا ہے۔ اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ یہ رحمانیت اس کے احسانوں میں سے بہت بڑا احسان ہے۔ اور یہ رحمانیت بلا تخصیص ہر ایک کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔ پس کیا یہ احسان تمہیں اس بات کا احساس نہیں دلاتا کہ تم اس کی بندگی کا حق ادا کرو۔ اس کے بتائے ہوئے طریق پر چلو۔ ایک انسان اپنے تھوڑے سے احسان کے بدلے یا ایک معمولی نیکی کرنے کے بعد یہ چاہتا ہے کہ اس کی تعریف ہو، اس کے کام کو سراہا جائے۔ اکثر ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کے احسان کا ذکر بھی ہو لیکن اللہ تعالیٰ جو سب احسان کرنے والوں سے زیادہ احسان کرنے والا ہے اس کی شکر گزاری اور اس کی بندگی کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور پھر اس کا احسان صرف مادی اور ظاہری فوائد کے لئے نہیں۔ ہم صرف یہی نہیں دیکھتے کہ اس کے مادی اور ظاہری فوائد ہمیں حاصل ہو رہے ہیں بلکہ روحانی زندگی میں بھی اس کے احسانوں کے نیچے ہم دبے ہوئے ہیں۔

پس اس بات کا احساس کرنے کی طرف بھی ایک انسان جس کو مومن ہونے کا دعویٰ ہے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارا مسلمان ہونا، ہمارا اللہ تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب کو ایک مکمل ضابطہ حیات سمجھنا، ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنا ہم سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ صرف ظاہری رنگ میں اور الفاظ میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں ہم رحمان کے بندے بننے کی کوشش کریں۔ ان حقوق و فرائض کو ان تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں جن کی اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے، جن کا ہمیں حکم دیتا ہے اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے رسول بھیجتا ہے تا کہ وہ ہمیں حقیقی رنگ میں رحمان کے بندے بندیاں بنانے کے راستے دکھائیں، تا کہ وہ ہمیں زندگی بخش راستے دکھائیں، تا کہ ہم ان راستوں پر چل کر اپنے فرائض کو ادا کرنے والے بن کر رحمان خدا کے پیار کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں شامل ہونے کا دعویٰ تبھی سچ ہو گا جب ہم اپنی زندگیوں کو ایسی نہج پر ڈھالنے کی کوشش کریں گے کہ خدا کے حق بھی ادا کریں اور اس کی مخلوق کے حق بھی ادا کریں اور یہ حق اس صورت میں ادا ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کے رسول کی باتوں پر کان دھرا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے حکم دیئے ہیں ان کی طرف توجہ کریں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا صرف دعویٰ ہی نہ ہو بلکہ یہ کوشش ہو کہ جس کام کی طرف وہ ہمیں خدا تعالیٰ کے حکم سے بلا رہے ہیں اس طرف ہم چلیں۔

چند جمعہ پہلے مَیں نے قرآن کریم کے اس حکم کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ۔ (الانفال: 24) یعنی خدا اور رسول کی آواز کو سنو اور قبول کرو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے۔ یہاں مومنوں کو زندہ کرنے کے لئے بلائے کے الفاظ آئے ہیں۔ صحابہ کے زمانے میں قرآن کریم نازل ہوا۔ انہیں یہی حکم تھا اور ہر ایک مسلمان کو بھی یہی حکم ہے کہ روحانی زندگی کی طرف توجہ کرو۔ وہ زندگی جس کی طرف بلایا جا رہا ہے یہ روحانی زندگی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی کام کی طرف بلائیں، کسی طرف توجہ دلائیں تو ان باتوں کو غور سے سنو کیونکہ انہی باتوں سے تمہاری روحانی زندگی وابستہ ہے۔ جس روحانی زندگی کے لئے ہم باتیں تو بہت کرتے ہیں، اظہار بھی کرتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو اس روحانی زندگی کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ کوشش کیا ہے؟ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ یہ جسمانی زندگی تو ایک دن ختم ہو جانی ہے۔ ہمیشہ رہنے والی زندگی کے انعامات تو روحانیت کے ساتھ ہی وابستہ ہیں۔

پس حقیقی زندگی کا حاصل کرنے والا تو وہی ہے جو اس ظاہری زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور روحانیت میں ترقی کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے پیش نظر رکھے اور پھر اس وجہ سے اس سلسلے کو ہمیشہ کی اخروی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے والا بنائے۔ اور جب یہ انعامات کو حاصل کرنے والا بنائے گا تو یہی وہ مقام ہے جب انسان عبد رحمان بنتا ہے، رحمان خدا کا بندہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرنے والا بنتا ہے تو اس کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔

ایک احمدی عورت اور مرد کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں عبد رحمان بنوں گی اور بنوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے بندے بننا کیا ہے؟ یہ وہی عہد بیعت ہے، یہ وہی شرائط بیعت ہیں جن پر چلنے کا ایک احمدی بیعت کے وقت وعدہ کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں اتنی جامعیت کے ساتھ ان تمام فرائض کا ذکر فرما دیا ہے جو ایک مومن کو عبد رحمان بناتے ہیں یا جن کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے کہ ان پر عمل کرنے والا پھر کسی برائی میں مبتلا نہیں ہوتا۔ عبد رحمان بننے کے لئے، خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے سب سے اہم بات ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر ہر چیز کو ہیچ سمجھنا، کم تر سمجھنا۔ اسی لئے آپ نے یہ عہد لیا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ عہد لیا کہ ایک احمدی نے ہر قسم کے شرک سے بچنا ہے چاہے وہ ظاہری شرک ہو یا مخفی شرک ہو۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 563)

فرائض کی بجا آوری میں کمی اس وقت ہوتی ہے یا نیکیاں کرنے میں کمزوریاں اس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب انسان سمجھتا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو میں جھوٹ کا سہارا لے لوں گا۔ اپنی بات کو تھوڑا سا twist کر دوں گا، غلط بیانی کر لوں گا۔ یا اگر اپنے خیال میں جھوٹ نہیں سمجھتے تو یہی سمجھتے ہیں جو حقیقت میں جھوٹ ہی ہے کہ اگر تھوڑی سی بات کو بدلنا پڑے جیسا کہ میں نے کہا تو بدل لوں گا، کیا فرق پڑتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو پھر دوسرے گناہوں میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے جو نیکیوں کو کھاتا جاتا ہے۔ جو فرائض میں کوتاہی کرواتا ہے اور حقوق غصب کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں اس کو بڑی اہمیت دی ہے۔

اسی طرح بے حیائیوں سے بچنا ہے۔ اس کی طرف بھی بہت توجہ دلائی۔ آجکل کے معاشرے کو آزادی اور تعلیم کے نام پر برباد کیا جا رہا ہے۔ اگر انسان غور کرے، ایک عقلمند انسان غور کرے، وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے فراست دی ہے اور یہ فراست ہی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جس نے احمدیت پر قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائی، قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر وہ غور کرے تو یہی آزادی اور تعلیم کے نام پر جو بعض باتیں ہیں وہ زندگیوں کو برباد کر رہی ہیں۔ پس آزاد معاشرے میں رہتے ہوئے بڑی شدت سے ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ وہ ظلم نہیں کرے گا۔ خیانت نہیں کرے گا۔ فساد سے بچے گا۔ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہو گا۔ یا پھر اور تفصیلات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شرائط بیعت میں بیان فرمائی ہیں۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 564-563)

یہ نفسانی جوش ہی ہیں جو گھریلو مسائل کو بھی جنم دیتے ہیں۔ پہلے تعلیم اور آزادی نسواں کا نام دیا جاتا ہے۔ پھر وہ بڑھتے بڑھتے نفسانی جوشوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور پھر ان سے مسائل پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور ہمارے معاشرے میں سب سے پہلے جو مسائل جنم لیتے ہیں وہ گھریلو مسائل ہیں۔ پس اس طرف ہر عورت اور مرد کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر عفو ہے، درگزر ہے، عاجزی، انکساری کا عہد ہے جو ہم نے کیا۔ یہ تمام عہد ہماری شرائط بیعت میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کا بھی عہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف اگر صحیح رنگ میں کی جائے، اس کے احسانوں کو یاد کیا جائے تو پھر اس کے حکموں پر انسان چلتا ہے۔ پھر عفو، درگزر، عاجزی، انکساری یہ ساری باتیں خود بخود پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر صبر اور حوصلہ دکھانے کا بھی عہد ہے۔ بدعات سے بچنے کا عہد ہے۔ بدرسومات سے بچنے کا عہد ہے۔ اب بدرسومات اور بدعات جو ہیں یہ بھی بعض جگہوں پہ جماعت میں راہ پانے لگ گئی ہیں۔ بعض بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔ بلا وجہ اپنے پر بوجھ ڈال کر بعض لوگ شادیوں بیاہوں پہ بعض خرچ کرتے ہیں۔ جن کو توفیق ہے اگر وہ کرتے ہیں تو وہ کر سکتے ہیں لیکن ان کے دیکھا دیکھی جس کو توفیق نہیں وہ بھی کوشش کرتا ہے کہ دکھاوا کیا جائے۔ جب دکھاوے کی حد آ جائے تو یہ پھر رسم بن جاتی ہے۔ یہ ایسا بوجھ بن جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ پس اس کے لئے بھی ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں۔

پھر نمازوں کی پابندی، نوافل اور تہجد کی طرف توجہ ہے۔ یہ بھی شرائط بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ (ماخوذ از ازالہ

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

اوہام روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 564) قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرح توجہ دلائی ہے۔ شرائط بیعت کیا ہیں یہ سب چیزیں وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائیں اور جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بار بار یاددہانی کروائی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم عبدرحمان بننا چاہتے ہو، اگر تم حقیقی رنگ میں مومن بننا چاہتے ہو تو پھر یہ بھی حق ادا کرو جو ایک عبادت کا رنگ ہے اور سراسر ظاہری نمازیں نہیں بلکہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود بھیجو۔ توبہ اور استغفار کرنے کا عہد ہے۔(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 564)

غرض کہ آپ کی تمام شرائط بیعت وہ ہیں جن پر چلنے کا ایک احمدی وعدہ کرتے ہوئے احمدیت میں شامل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ روحانی زندگی حاصل کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا، رحمان خدا کا، جس کے بے انتہا ہم پر احسان ہیں، حقیقی عبد بننے کی کوشش کرے۔ پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے اور اس بات کی طرف کوشش سے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ رحمان خدا ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اس کے بعض پہلو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں جو اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئی تھیں۔ ان میں سے بعض کی وضاحت بھی مَیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تا کہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ہم میں سے ہر ایک سمجھے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عام مسلمان اور ایک احمدی مسلمان کے عملی نمونوں میں واضح فرق ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے۔ ہم نے اس روشنی سے حصہ لیا ہے یا حصہ لینے کا دعویٰ کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں روشنی دکھانے کے لئے بھیجا ہے۔ اور جب روشنی آتی ہے تو اندھیرا دُور ہوتا ہے اور جب اندھیرا دُور ہوتا ہے تو اچھی اور بری چیز واضح ہو کر نظر آنا شروع ہو جاتی ہے۔ راستوں پر چلتے ہوئے خراب راستوں اور صحیح راستوں کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ حسن اور گندگی کا فرق ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب روحانی روشنی کا انتظام ہوتا ہے تو گناہ اور نیکی کا فرق نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ پاک دلوں کو روحانی سورج روشن کر دیتا ہے۔ دلوں کے اندھیروں کو دُور کر دیتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں آئے ہوئے اس روشنی دکھانے والے اور دلوں کی زمین کو روشن کرنے والے کے ساتھ جڑنے کی ہمیں اس نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ اس کے بعد اپنے آپ میں اور ایک عام مسلمان میں واضح فرق کر کے دکھائیں۔ اپنی چھوٹی سے چھوٹی برائی پر بھی نظر رکھیں اور دلوں کو اس روحانی روشنی کے نور سے منور کریں اور یہی حالت ہے جو ہمیں حقیقی مومن بناتی ہے۔ اور ایسے مومنوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ پھر وہ ان کا دوست اور مددگار ہو جاتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔(البقرۃ:258) کہ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو کر اندھیروں سے روشنیوں کی طرف ایسے مومنوں کو لے جاتی ہے۔ مومن اور غیر مومن میں ایک واضح فرق نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان صرف اسلام کا نعرہ لگانے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دلوں کو روشن کرنے کا نام ہے۔ اور جب یہ حالت پیدا ہو تبھی اللہ تعالیٰ بھی بدیوں کی ظلمت کو نیکیوں کے نور سے بدل کر مومن اور غیر مومن میں تمیز فرما دیتا ہے، فرق ظاہر کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو روحانی روشنی ہمیں عطا کی ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی کا ہی اس زمانے میں ظہور ہے اس کا حقیقی فیض ہمیں اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا آنا میرا آنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔(الجمعۃ:4) کہہ کر مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا ہی قرار دیا ہے۔ اور مسیح موعود کے ماننے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی متبعین میں شمار فرمایا ہے۔ پس ایک احمدی کو، عورت کو، مرد کو اپنے آپ کو حقیقی مومن اور عبدرحمان بنانے کی ضرورت ہے، وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو صحابہ نے اپنے اندر پیدا کی۔ اپنے اندر خلافت کے نظام کو جاری رکھنے کے لئے وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو خلفائے راشدین کے زمانے میں خلافت کے حقیقی فرمانبرداروں اور اطاعت گزاروں نے اپنے اندر پیدا کی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا ان کی اکثریت گو ظاہری طور پر مسلمان ہیں لیکن دین کو چھوڑ کر دنیا کی غفلتوں میں مبتلا ہو گئی ہے۔ دنیا کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے۔ یہ لوگ تو یہ عذر کر سکتے ہیں، گو یہ عذر بھی اللہ تعالیٰ کے قریب قابل قبول نہیں ہے کہ ہمیں ہمارے نام نہاد دین کے علمبرداروں نے مسیح موعود کو ماننے سے روکے رکھا تھا۔ لیکن ایک احمدی کے لئے کوئی بھی عذر نہیں ہے جو اپنی حالت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے حکموں پر چلانے کی کوشش نہیں کرتا۔ جو اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ جو روشنی میں ہوتے ہوئے روشنی کو قبول کرنے کے بعد پھر اس خیال میں رہتا ہے کہ رات کی تاریکی ہے اس لئے ہمیں اچھے برے کی تمیز کا پتا نہیں چلا تو وہ غلط ہے۔ وہ سمجھ لے کہ وہ صرف زبانی کلامی باتیں کر رہا ہے دل سے اس نے روشنی کو نہیں مانا اور نہ اس نے اپنی صحیح آنکھوں سے اس روشنی کو دیکھا ہے۔ غیروں کے پاس تو اللہ تعالیٰ کے حکم ذَكِّرْ یعنی نصیحت کر پر عمل کروانے والا کوئی نظام نہیں ہے۔ ہمارے پاس تو یہ نظام موجود ہے۔ پس ہمارے پاس کسی بھی صورت میں کوئی عذر نہیں ہے۔ ہمیں دنیا کے اس نفسا نفسی کے دَور میں اپنے آپ کو ہر برائی سے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی کی مدد سے بچانے کی ضرورت ہے۔ خراب راستوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ صحیح راستوں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ ایک مومن کی یہ خصوصیت ہے اور ہونی چاہئے کہ وہ روشنی سے حقیقی فیض پانے کے لئے ظاہری راتوں کو بھی روشن بنائے تا کہ ان گناہوں سے بچے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ راستہ دکھایا ہے اور فرمایا ہے کہ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (الفرقان:65) کہ رحمان کے بندے راتوں میں دعاؤں اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کا زوال راتوں کی دعاؤں کو چھوڑنے اور لہو ولعب میں پڑنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ آجکل بھی لہو ولعب، رات دیر تک مختلف کاموں میں مصروف رہنا، غیر تعمیری کاموں میں مصروف رہنا۔ ٹی وی ہے فلمیں ہیں انٹرنیٹ پر بیٹھنا ہے اور پھر فجر کی نماز پر نہ اٹھنا۔ تہجد تو علیحدہ رہی فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور جب فجر کی نماز وقت پر نہیں ادا ہو گی تو یہیں سے پھر زوال بھی شروع ہو جائیں گے۔ پس یہ کوشش ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں کیونکہ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ زوال وہیں شروع ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کی طرف سے توجہ ہٹتی ہے۔ مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نرالا وعدہ نہیں تھا، مشروط وعدہ تھا کہ راتوں کو زندہ کرو گے، اپنی عبادتوں کو زندہ رکھو گے، وقت پر جس طرح حکم ہے عبادتیں کرو گے تو تبھی تمہاری ترقیاں بھی ہیں۔ نہیں تو پھر وہی زوال شروع ہو جائے گا اور دین سے ہٹتے چلے جاؤ گے۔

پس جب ہم اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالیں گے، جب ہم اس طرح کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور شکر گزار بندوں میں شمار ہوں گے۔ ہم اپنے قول و فعل سے یہ اظہار کر رہے ہوں گے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا ہے۔ اس لئے یہ پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں یا اس کے لئے ہم اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں۔ پس ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم احمدیت قبول کرنے کے بعد نصیحت حاصل کرنے والوں میں بھی بنیں اور شکر گزاروں میں بھی بنیں اور ہماری یہ حالت پھر دوسروں کو بھی روشنی دکھانے والی بنے گی۔

لجنہ کی رپورٹس میں، خدام الاحمدیہ کی رپورٹس میں، انصار اللہ کی رپورٹس میں، جماعت کی رپورٹس میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ ہم نے تبلیغ کی، تبلیغی سٹالز لگائے پمفلٹ تقسیم کئے یا دوسرے پروگرام دیئے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن اس کا حقیقی فائدہ تبھی ہو گا، آپ کی بات سن کر احمدیت میں شامل ہونے والے تبھی اپنی حالت میں حقیقی تبدیلی پیدا کر سکیں گے جب ہم خود اپنے دین کی تعلیم کا اپنے پر عملی اظہار کر رہے ہوں گے۔ جب ہم خود بھی ساتھ ساتھ اپنی کمزوریاں دُور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی شکر گزاری کر رہے ہوں گے کہ وہ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ ہم کمزوریاں دُور کریں۔ اس بات پر شکر کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہو رہی ہے۔ جہاں وہ ہماری تبلیغ کو پھل لگا رہا ہے وہاں ہمیں اپنی راتوں کو روشن کر کے دعاؤں کی توفیق بھی دے رہا ہے اور ہمیں اپنے اندر اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی توفیق بھی عطا فرما رہا ہے۔

اور جب ایک شخص، چاہے وہ عورت ہے یا مرد ایسا عبدرحمان بنتا ہے یا بننے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا بننے والے کا ایک بہت بڑا وصف یہ ہے کہ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا(الفرقان:64) کہ وہ عاجزی کا نمونہ ہوتے ہیں اور زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ پس عاجزی ایک بہت بڑا وصف ہے۔ ایک مومن کا، ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے اور یہ ضروری ہے۔ اس کے لئے وہ اپنے جائزے لے کہ کس حد تک ہم میں یہ خوبی ہے۔ بعض دفعہ بعض باتیں سامنے آتی ہیں کہ بعض نئے شامل ہونے والے اس لئے پیچھے ہٹ جاتے ہیں کہ پرانے احمدیوں یا عہدیداروں کے نمونے عاجزی کے بجائے تکبر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ گو ان پیچھے ہٹنے والوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ انہوں نے زمانے کے امام کو حق سمجھ کر مانا ہے تو پھر ایمان میں ترقی کی کوشش ہونی چاہئے، نہ کہ کسی وجہ سے ان کو ٹھوکر لگے۔ کسی شخص کے نمونے کو دیکھ کر ٹھوکر نہیں لگنی چاہئے۔ لیکن ایسے نمونے دکھانے والے بھی ان کے اس گناہ میں غیر محسوس طور پر وجہ بن رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک مومن کا کام ہے کہ روشنی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کسی کو اندھیرے میں بھٹکنے کے لئے چھوڑنے کی بجائے راستے دکھانے کی کوشش کرے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ اور

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

یہ عاجزی دکھانا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک اہم حکم ہے۔ پس اس کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مَردوں میں تکبر زیادہ ہے اور عورتوں میں کم ہے یا مَردوں میں کم ہے اور عورتوں میں زیادہ ہے۔ کبھی کبھی عہدیداروں کے معاملے میں بھی مَیں نے دیکھا ہے، وجہ مختلف ہو جاتی ہے، لیکن عام طور پر تجربے میں یہی آیا ہے کہ جب اختیار ملتا ہے تو تکبر اور نخوت عورتوں میں بھی بہت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا (الفرقان:64) فرما کر ایک پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ تمہیں ایسا اقتدار بھی ملے گا جو ایک فاتح اور غالب کو ملتا ہے۔ جب تم غالب آؤ گے اور یقیناً یہ جماعت احمدیہ کا مقدر ہے اور تقدیر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وعدہ ہے کہ غالب آنا ہے۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 48 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) جب غالب آؤ گے تو اس وقت بھی تمہارے اندر عاجزی ہونی چاہئے۔ پس مومنانہ صفات پیدا کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے اختیارات پر تو بالکل ہی تکبر نہیں پیدا ہونا چاہئے۔

پھر روشنی سے فیض پا کر روشنی پھیلانے والے رحمان خدا کی بندگی کا حق ادا کرنے والوں کی یہ نشانی بھی ہے یا ان کو یہ حکم ہے کہ یہ حالت تمہارے اندر پیدا ہو گی تو تم رحمان خدا کے بندے ہو گے ورنہ نہیں اور وہ یہ ہے کہ وَاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا (الفرقان:64) اور جب جاہل لوگ، لڑاکے اور بداخلاق لوگ جو ہیں وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ اپنی حرکتوں سے جوش دلا کر کوئی جھگڑا اور فساد پیدا کریں، ان سے جب تمہیں واسطہ پڑتا ہے تو وہاں طیش میں آ کر اسی طرح اوچھے ہتھیار سے جواب دینے کی بجائے ایک عبد رحمان، ایک مومن بندی اور بندہ یہ کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو۔ ہم تو تمہارے لئے بھی امن اور سکون چاہتے ہیں۔ یہی ہتھیار ہے جو ایک مومن کی کامیابی کا راز ہے۔ کیونکہ ظلم و زیادتی کا نرمی اور عقل سے جواب دینا ماحول میں بہت سے دوسرے لوگوں کو روشنی دکھانے کا باعث بن جاتا ہے۔ پس اس طرف ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے کہ ذرا ذرا سی بات پر جھگڑے پیدا نہ کریں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ غلبہ ملنا ہے۔ جب غلبہ مل جائے تب بھی ایک حقیقی عبد رحمان جاہلوں کی جہالت آمیز باتوں کو خاطر میں نہیں لاتا اور سلامتی ہی مانگتا ہے۔

اب قرآن کریم کے اس حکم کو آجکل کے مسلمان سربراہوں اور حکومتوں سے مقابلہ کر لیں تو صاف پتا چل جاتا ہے کہ یہ لوگ وہ نہیں ہیں جو عبد رحمان ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ تو یہ بتاتا ہے کہ یہودی نے سختی سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا تو آپ نے بڑے پیار سے اور آرام سے جواب دیا۔ (الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 13 صفحہ 521 فصل فی احسان قضاء الدین حدیث نمبر 10717 مکتبۃ الرشد ناشرون سعودی عرب 2004ء) پس جہالت کا جہالت سے جواب دینا دنیا میں کہیں بھی پسند نہیں کیا جاتا لیکن دنیا والے اس پر عمل نہیں کرتے اور کسی مومن کے لئے تو کسی بھی صورت میں یہ قابل برداشت نہیں ہے کہ تکبر کا اظہار کرے۔ یہ مومن کی شان ہی نہیں کہ وہ کبھی تکبر کا اظہار کرے۔ اگر اس بات کو ہم سمجھ لیں تو ہمارے بہت سے گھریلو مسائل بھی حل ہو جائیں۔ خاوند بیوی کے جھگڑوں میں بھی بعض اوقات چند دن بعد اور بعض دفعہ بچے ہونے کے بعد بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں، گھر ٹوٹتے ہیں، ان کی بڑی وجہ جہالت سے ترکی بہ ترکی جواب دینا ہی ہے۔ ایک نے ایک بات کہی، دوسرے نے آگے سے دو کہیں اور یہی وجہ ہے جو بے صبری ہے اور جاہلانہ حرکات ہیں جن کی وجہ سے رشتے بھی ٹوٹتے ہیں۔ قرآن کریم کے احکامات جہاں وسیع معاشرے کے لئے روشنی دکھانے والے ہیں، اسی طرح ہر چھوٹی سے چھوٹی سطح پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ اگر ہر انسان ان کو سمجھ لے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو گھر کی اِکائی سے لے کر معاشرے کی اِکائی تک ایک مومنہ اور مومن امن کے پیامبر بن جاتے ہیں۔ سلامتی بکھیرنے والے بن جاتے ہیں۔ پس اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک دوسرے کو جواب دینا اور اپنا حق سمجھنا کہ میں صحیح ہوں، تکبر اور جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جہالت صرف اس سے دُور نہیں ہوتی کہ آپ نے ڈگری حاصل کر لی، تعلیم حاصل کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اعمال صالحہ بجا لاؤ۔ یعنی ایسے اعمال جو صحیح وقت پر ادا ہو رہے ہوں۔ جہاں ایسے جھگڑے شروع ہوں وہاں انسان کی تعلیم کا تقاضا اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک فرد خاموش ہو جائے تا کہ جھگڑے مزید طول نہ پکڑیں۔ اگر یہ چیز نہیں ہے تو چاہے وہ کوئی ڈاکٹر ہے، کوئی پی ایچ ڈی ہے یا ڈگری ہولڈر ہے، جو مرضی پڑھا لکھا ہو وہ جاہل ہے۔ پس اس جہالت سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ یہ باتیں اس زندگی کو جہنم بناتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی مورد بناتی ہیں۔ پس اس کا علاج بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو۔ دعا کرو، استغفار کرو، لاحول پڑھو، ذکر الٰہی کرو۔

پس ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور یہ دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ اے خدا! ہمیں جہالت اور کم علمی کے جہنم سے بچا۔ ہمیں دنیا داری اور ہوس پرستی کے جہنم سے بچا۔ ہمیں اپنی آئندہ نسلوں کی خرابی کے جہنم سے بچا۔ جب خاوند بیوی لڑ رہے ہوں تو اپنے بچوں کو بھی ظاہری جہنم میں مبتلا کر رہے ہوتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ اس لڑائی کی وجہ سے بچے بگڑ کر ایسے کاموں میں ملوّث ہو جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتے ہیں۔ میرے سامنے کئی ایسے معاملے آتے ہیں کہ بچے پریشان ہیں، پڑھائی میں کمزور ہیں، صحت اچھی نہیں ہے اور جب ذرا کریدو اور پتا کرو تو پتا چلتا ہے کہ گھر کا ماحول، ماں باپ کے جھگڑے بچوں پر منفی اثر ڈال رہے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا اس زمانے میں معاشرہ مذہب سے دُور لے جانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اس لئے یہ دعا بھی ایک مومن کی دعاؤں میں شامل ہونی چاہئے کہ ہمیں کفر اور شیطنت کے جہنم سے بچا۔ ہمیں لامذہبیت کے جہنم سے بچا۔ ہمیں خودسری، جھوٹ اور ظلم کے جہنم سے بچا۔ ہمیں اپنی رضا اور محبت کی دُوری کے جہنم سے بچا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب اس کے حکموں پر عمل کیا جائے کیونکہ ان برائیوں کا عارضی پیدا ہونا یا مستقل پیدا ہونا ہماری تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

کسی کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ مجھ میں یہ برائیاں نہیں ہیں اس لئے مجھے ان دعاؤں کی ضرورت نہیں ہے۔ ان برائیوں سے خود بچنے اور آئندہ نسلوں کو بچانے کے لئے بھی یہ دعائیں ضروری ہیں اور دوسروں کے حقوق کی باریکی میں جا کر ہمیشہ ادائیگی کرتے چلے جانے کے لئے بھی ان دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو دم غافل ہوا وہ کافر ہوا۔ اور جب یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے غفلت برتنا شروع کر دے تو پھر رحمان خدا سے دُوری پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔

مَیں نے ابھی کہا کہ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ کے جہنم سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں۔ ان آیات میں ہی فرماتا ہے کہ رحمان کے بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ (الفرقان:73) کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ ہر حالت میں ان کے منہ سے سچ اور صداقت کے الفاظ نکلتے ہیں۔ یہ کتنی اعلیٰ بات ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا اور یہ گواہی دی کہ آنے والا صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا ہے لیکن کیا اس سچائی کو قبول کرنے اور سچی گواہی سے ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ ہاں ایک حصہ تو پورا ہو گیا لیکن ایک بڑا حصہ اس وقت پورا ہو گا جب ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہو گا۔ سچ قبول کرنے کے بعد سچ ہمارے ہر عضو سے ظاہر ہو رہا ہو گا۔ معاشرے میں ہماری سچائی ایک پہچان بن جائے گی۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی جس کی ادائیگی کرنا اور اس کو صحیح طور پر نبھانا بڑا مشکل کام جو انسان کو پیش آ سکتا ہے وہ سچائی ہے۔ ہزاروں انسانوں میں رحم کا جذبہ بھی ہوتا ہے۔ عموماً انصاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں لیکن مکمل سچائی کے اظہار اور ہر حال میں سچی گواہی دینے کے لئے بسا اوقات اکثر لوگ تیار نہیں ہوتے۔ یہاں یورپ میں پڑھے لکھے لوگوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ایسے ہیں جو انصاف اور رحم کی آوازیں تو بلند کرتے ہیں لیکن اپنے متعلق تو ایک طرف رہا اپنے عزیزوں کے بارے میں بھی سچی گواہی دینی پڑے تو ٹال مٹول کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ بعض موقع پر اپنے ہم قوموں کے بارے میں بھی نہیں دے سکتے۔ آج دنیا کے جھگڑوں کی بنیاد اسی سچائی کی کمی کی وجہ سے ہے یا اسی سچائی کا فقدان ہے۔ انصاف کا نعرہ لگانا یا چھوٹی سطح پر انصاف کرنا بالکل اور چیز ہے اور مکمل سچائی کے ساتھ مکمل طور پر سچی گواہی دینا بالکل اور چیز ہے۔ اگر دنیا اس بات کو سمجھ لے تو جو اس وقت دنیا کے حالات کی وجہ سے خوفزدہ ہیں ان کے خوف دُور ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رحمان خدا کے بندے ہیں یا بندے کہلاتے ہیں اس کا دعویٰ کرتے ہیں وہ حقوق کے قائم کرنے اور ادا کرنے کے لئے کبھی سچی گواہی کو نہیں چھپاتے۔ ہم دنیا کو روشنی دینے کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں، ہر عورت اور مرد جو احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہے اس کا یہی دعویٰ ہے کہ ہم نے دنیا میں سچائی کو قائم کرنا ہے اگر یہ نہیں تو ہمارے دعوے کھوکھلے ہیں۔ ہم اس لئے نہیں پیدا کئے گئے یا جماعت میں اس لئے شامل نہیں ہوئے کہ ہم نے صرف دنیاوی ڈگریوں میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنی ہیں یا ہم نے دولت سمیٹنے کی طرف بھرپور کوشش کرنی ہے۔ یا ہمارا مقابلہ یہ ہے کہ فیشن میں کون ترقی کرتا ہے بلکہ ہم نے سچائی کو پھیلانا ہے۔ سچائی کو مانا ہے تو سچائی کو پھیلانے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اگر یہ نہیں ہو گا تو پھر ہمارے دعوے بھی کھوکھلے ہیں۔ زمانے کے امام کو ماننا تو ایک طرف رہا۔ سچی گواہی کو چھوڑ کر ہم خدا پر ایمان سے بھی دُور ہٹ رہے ہوں گے۔ کیونکہ ہم جھوٹ بولیں گے اور سچائی کو چھپائیں گے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہماری نظر میں خدا تعالیٰ کی کوئی قدر نہیں رہی یا ہم خدا تعالیٰ کی بادشاہت کے بجائے شیطان کی بادشاہت قائم کرنے میں مددگار بن رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ توحید کے بعد سچی گواہی ایک انتہائی اہم چیز ہے اسے ہم سب کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پس ہم میں سے ہر بچے، ہر بوڑھے، ہر جوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہر حالت میں مَیں نے سچ بولنا ہے۔ خاص طور پر احمدی عورتوں کو سچائی کے قائم کرنے کے لئے ایک مہم چلانی چاہئے کیونکہ عورتوں نے آئندہ نسلوں کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاص طور پر عورتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے کہ کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگائیں گی۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن ،سورۃ الحشر باب اذا جاءك المؤمنات یبایعنك حدیث 4895)

یہ ضروری نہیں کہ ہر عورت میں ہی برائی پائی جاتی ہو کہ وہ جھوٹے الزام اور اتہام لگاتی ہے اور مرد اس گناہ سے پاک ہیں۔ میرے سامنے بہت سی ایسی مثالیں بھی ہیں کہ عورت سچائی سے کام لے رہی ہے اور مرد جو ہیں وہ غلط اور جھوٹی گواہی دیتے اور الزام لگاتے ہیں۔ یہاں عورتوں پر اس جھوٹ کی برائی سے بچنے کا خاص طور پر زور دیا گیا ہے اس کی وجہ ایک تو یہ

ہے کہ بعض قوموں میں اُس زمانے میں اور اب بھی ہے اور بعض علاقوں کی عورتوں میں تربیت کی کمی کی وجہ سے یہ بیماری بہت عام ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر جھوٹ بول دیتی ہیں۔ معمولی غلط بیانی کو سمجھتی ہیں کہ یہ جھوٹ نہیں حالانکہ معمولی سی غلط بیانی بھی جھوٹ ہے۔ یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ غلط بیانی کی جا رہی ہے۔ دوسرے جیسا کہ میں نے کہا کہ عورت کا معاشرے کی تربیت میں بہت بڑا کردار ہے۔ اس کی گود سے بچے پل کر آگے معاشرے کی ذمہ داریاں اٹھانے والے ہوتے ہیں۔ جب بچہ یہ دیکھے کہ میری ماں اکثر غلط بیانی سے کام لے رہی ہے۔ گھر میں چاہے خاوند کے ڈر سے ہی یہ واقعات ہو رہے ہوں۔ سچائی کچھ ہو اور بیان کچھ اور کیا جا رہا ہو اور بچے کے علم میں ہو کہ حقیقت کیا ہے تو بچوں پر پھر سچ کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ سچ کی اہمیت ختم ہو جائے تو پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ پر ایمان بھی ختم ہو جاتا ہے اور یہی بہت بڑی وجہ آجکل کے زمانے میں بھی بن رہی ہے کہ سچائی کا فقدان ہے اور بچوں کو سمجھ نہیں آتی کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ اس لئے کچھ باہر کے معاشرے کا اثر ہے کچھ گھریلو ماحول کا بھی اثر ہے بعض جگہوں پر بہت سے ایسے بھی ہیں کہ بچے پھر دین سے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر نسلیں برباد ہو جاتی ہیں۔

یہاں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر سچی بات کو ضرور بیان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی بعض باتیں بیان کرنے سے انسان کو روکا ہے کیونکہ بعض ایسے سچ ہوتے ہیں جن سے برائیاں پھیلتی ہیں اور معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ پس جن لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے، چاہے وہ عورتیں ہیں یا مرد کہ اگر کسی کی کوئی برائی دیکھی تو ادھر ادھر بیان کر دی۔ اور پھر جب پوچھو تو یہ کہتے ہیں کہ جھوٹ نہیں بولا۔ ٹھیک ہے جھوٹ نہیں بولا لیکن اس طرح کی غیبتیں اور چغلیاں کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ سچ بات کہنے کے باوجود ایسے لوگ پھر خود بھی گناہ میں مبتلا ہو رہے ہوتے ہیں اور معاشرے کے امن کو بھی برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا کسی کے نقائص بیان کرنا یہ غیبت ہے جس سے خدا تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اور پھر اس طرح کھلے عام برائی بیان کرنے سے برائی کے نقصانات کی اہمیت بھی اکثر ختم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فحشاء کو چھپانے کا بھی حکم دیا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کا گند ظاہر کیا جائے اور آجکل کے معاشرے میں مغربی معاشرے میں بے حیائیاں اسی لئے پھیل رہی ہیں۔ گناہ کی نیکی اور گناہ کی تعریف اسلئے بالکل ختم ہو چکی ہے کہ ہر برائی کو آزادی کے نام پر کھلے عام کیا جاتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا یہی سچ ہے جس سے دنیا کا فساد پیدا ہوتا ہے۔ کسی کے متعلق بات کی جاتی ہے جب اسے پتا چلے تو پھر آگے سے غصے میں فساد پیدا کرتا ہے جھگڑتا ہے اور لڑائیوں اور جھگڑوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

ایسے معاملات بھی میرے سامنے آئے ہیں کہ ایک لڑکی بیاہ کر سسرال گئی تو سسرال کی باتیں اور کمزوریاں اور ایسی باتیں جو لڑکی کے ماں باپ کے بارے میں سسرال میں ہوئیں اپنے ماں باپ کو آ کر بتا دیں۔ اپنے ماں باپ کی کمزوریاں اور باتیں سسرال میں کر دیں۔ اپنی طرف سے یہ اظہار کرنے کے لئے کہ مَیں کتنی سادہ اور سچی ہوں۔ یا بیوقوفی کی وجہ سے ایسی حرکتیں ہو گئیں اور پھر لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں میں ناچاقیاں اور لڑائیاں شروع ہو گئیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یا تو شادی ٹوٹ گئی یا دونوں خاندانوں میں سالوں تک رنجشوں اور الزام تراشی کا سلسلہ چلتا رہا بلکہ تعلقات ہی ختم ہو گئے۔ ایسے بھی لوگ ہیں، ایسے خاوند ہیں جنہوں نے کہا کہ اگر تم نے اپنے ماں باپ سے تعلق رکھا تو پھر ہمارا تمہارے سے کوئی تعلق نہیں، مَیں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ اور ایسی بیٹیاں بھی ہیں جنہوں نے اس وجہ سے مجبور ہو کر پھر دس دس سال سے اپنے ماں باپ کی شکل نہیں دیکھی۔ پس یہ ظلم اس لئے ہوتے ہیں کہ معمولی سی بات کو ظلم اور برائی نہیں سمجھا جاتا اور اپنی طرف سے بڑا سچائی کا اظہار کیا جا رہا ہوتا ہے۔ ہاں اگر نظام جماعت کا نظام اور کوئی بھی اصلاح کرنے والا ادارہ کسی گواہی کے لئے بلائے تو وہاں کسی بھی لحاظ کے بغیر سچی گواہی کو چھپانا نہیں چاہئے بلکہ اس کو دینا چاہئے۔

پس ایک مومن مرد اور عورت کی ہر بات میں یہ غرض ہونی چاہئے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (الفرقان:73) یعنی عبادالرحمن کسی بھی دنیوی عزت کی وجہ سے یا دنیوی لذات کی وجہ سے متاثر ہو کر ان باتوں اور ان لذتوں میں شامل نہیں ہوتے بلکہ پہلو بچاتے ہوئے ایسی جگہوں سے ایسی مجلسوں سے جہاں صرف دنیاوی لذات ہوں گزر جاتے ہیں۔ پس لغویات میں ہر وہ چیز آتی ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ سے دُور کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات پر عمل میں روک بنتی ہے۔ چاہے وہ ناچ گانا ہے چاہے وہ ہوٹلوں میں بیٹھ کر فن کے نام پر شیشے کا استعمال ہے یا حقے کا استعمال ہے۔ مختلف ملکوں میں مختلف نام لئے جاتے ہیں۔ یا لڑکوں اور لڑکیوں کی مشترکہ مجالس ہیں اور دوستیاں ہیں جو پھر بعد میں دوسری برائیوں میں ملوث کر دیتی ہیں۔ چاہے یہ انٹرنیٹ پر راتوں کو بیٹھ کر نماز کے وقت کے لئے اٹھنے میں سستی دکھانا ہے یا انٹرنیٹ پر چیٹنگ (chatting) اور فیس بک (facebook) کا غلط استعمال ہے۔ اور چاہے یہ پھر عورتوں میں بیٹھ کر صرف دنیاداری کی باتیں کرنا ہے۔ اپنے زیوروں اور جوڑوں کو بنانے اور سلوانے کی باتوں میں مشغول رہنا ہے یا کسی کے بارے میں اس ٹوہ میں رہنا ہے کہ اس کے خاوند کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں۔ اس کا خاوند کیا کماتا ہے۔ فلاں کے گھر میں فلاں وقت میں کون آیا تھا۔ یہ سب لغویات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں سے منع فرمایا ہے اور فرمایا رحمان خدا کے بندوں کے یہ عمل نہیں ہوتے بلکہ ان کے دن اور رات عبادتوں میں اور ذکر الٰہی میں گزرتے ہیں۔

پس عام دنیاوی امور میں مصروف رہتے وقت بھی ہمیں ہر وقت یہ خیال رہنا چاہئے کہ میرا دنیاوی معاملات میں مصروف رہنا بھی مجھ میں کبھی یہ احساس پیدا نہ کرے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ہوں بلکہ ہر وقت یہ احساس رہے کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور جب یہ احساس ہو تو جہاں اللہ تعالیٰ کا خوف رہے گا، غلط کاموں سے انسان بچے گا وہاں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی پھر نظر رہے گی۔ ہم اس طرف توجہ رکھیں گے اور توجہ دینی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے سارے احکامات بیان کر دیئے ہیں وہ بھی ہمیں کرنے چاہئیں۔ ان کو تلاش کرنا چاہئے کہ کون کون سے اس نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور وہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیان کر دیئے ہیں جن سے ہمیں بچنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر جس کا مَیں کل خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران:111) یعنی تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے جو نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، بڑی جامعیت سے اس میں ہماری ذمہ داریاں ہمیں بتا دی ہیں۔ اگر یہ باتیں ہم اپنے سامنے رکھیں تو تمام قسم کی نیکیوں پر عمل کرنے کی ہماری کوشش ہو گی اور تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کے لئے ہم جدوجہد کریں گے۔ ہم اس بات کی کوشش میں ہوں گے کہ ہم نے رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ ہماری یہ کوشش ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہم نے غریبوں کی خدمت کس طرح کرنی ہے۔ ہم اپنے اندر یہ وصف پیدا کرنے کی کوشش کریں گے کہ امانت کی ادائیگی کا حق ہم نے کس طرح ادا کرنا ہے۔ ہم یہ احساس پیدا کریں گے کہ دوسروں کا حق ادا کرنے کے لئے ہمیں کیا قربانی کرنی چاہئے۔ حسن ظنی ہمارا شیوہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی شکرگزاری میں ہم بڑھنے والے ہوں گے۔ تکلیفوں میں صبر ہمارے اخلاق کی خوبصورتی ہو گا۔ انصاف قائم کرنے اور احسان کا سلوک کرنے کی طرف ہماری توجہ رہے گی۔ اپنے عہدوں کو ہم پورا کرنے والے ہوں گے۔ صلہ رحمی کرتے ہوئے اپنے عزیزوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ والدین سے حسن سلوک ہمارے کردار کی خوبصورتی ہو گی۔ ہمسایوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہماری توجہ رہے گی۔ غصہ، بغض، کینہ سے ہم بچ کر رہیں گے۔ بدگمانی اور عیب لگانے اور چغلیوں سے ہم بچیں گے۔ دوسروں کا استہزاء کرنا اور ان کی تحقیر کرنا اور ان کو کمتر سمجھنا ہمارے نزدیک بڑا گناہ ہو گا۔ فضول خرچی سے ہم پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ بچوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کے لئے صرف دعا ہی نہیں کریں گے بلکہ عملی اقدامات بھی کر رہے ہوں گے۔ اپنے عمل سے ان کے سامنے اپنے نمونے پیش کر رہے ہوں گے۔ بیوی خاوند کے اور خاوند بیوی اور بچوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پر توکّل میں ہم بڑھتے چلے جانے والے ہوں گے۔ غرض کہ نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے بچنا ہمیں ہماری اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف پیدا کرنے والا بناتا چلا جائے گا اور ہم اس پاک معاشرے کو جنم دینے والے ہوں گے جس کے قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور جس کی تفصیلات اور جزئیات اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں کھول کر بیان فرما دی ہیں۔ اور جس کو اس زمانے میں دوبارہ دنیا میں رائج کرنے اور خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کر کے عبد رحمان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ پس ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم رحمان خدا کے ان بندوں میں شامل ہو جائیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ یہ اصولی ہدایت فرما دی ہے۔ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا (الفرقان:74) اور جب انہیں ان کے ربّ کی آیات یاد دلائی جاتی ہیں تو ان سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے۔ پس حقیقی مومن اور رحمان کے بندے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ جب نصیحت کی جائے اس کو سنتے ہیں۔ اپنی حالتوں کے بدلنے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ بجائے اس کے کہ اپنی ذاتی خواہشات اور ترجیحات کو سامنے رکھیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک، عورتیں بھی اور مرد بھی اپنے عہد کو جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا ہے سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں اور رحمان کے ان بندوں میں شمار ہوں جن پر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر ہر وقت پڑتی رہتی ہے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آئرلینڈ 2014

* ہر خادم سے تجنید کا فارم پر کروائیں ہر خادم کے کوائف ریکارڈ میں ہونے چاہئیں * جو چندہ دینا ہے وہ آمد کے مطابق دینا ہے لیکن جو اپنی آمد کے مطابق نہیں دیتا یا اپنی آمد ظاہر نہیں کرتا تو وہ لکھ کر دے کہ میں صرف اتنا چندہ دے سکتا ہوں * خاوندوں کو بیویوں کے حقوق کا پتہ ہونا چاہئے۔ شادی کی غرض یہ نہ ہو کہ قیام کا سٹیٹس مل جائے۔ رہائش مل جائے۔ جو شادی کی اصل غرض ہے اُسی کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور تقویٰ کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے * نمازوں کی طرف توجہ دیں جہاں جہاں نماز سینٹر ہیں وہاں بھی باقاعدہ نمازوں کا التزام کریں * آپ پڑھے لکھے لوگ ہیں آپ میں سے بعض ڈاکٹرز ہیں آپ اپنے پبلک ریلیشنز بڑھائیں اور میٹنگز کریں اور لوگوں کو بلائیں * تبلیغ کیلئے اور پیغام پہنچانے کیلئے نئے نئے راستے Explore کریں * جہاں بھی موقع ملتا ہے فلائرز تقسیم کریں، اسٹیشن پر کریں اور دوسری جگہوں پر کریں * مقامی حکومتی انتظامیہ اور کونسل وغیرہ سے رابطہ کر کے درخت لگانے کا پروگرام بنائیں۔ پارک میں ہی دو درخت لگا دیں۔ تو آپ کا تعارف ہو جائے گا اور تبلیغ کیلئے راہ کھلے گی * بلڈ کمپین آرگنائز کریں * آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کمانے والے کتنے ہیں اور نہ کمانے والے کتنے ہیں، طلبا کتنے ہیں اور ایسے کتنے ہیں جو طلباء نہیں لیکن ان کے پاس کوئی کام نہیں * چیریٹی واک کا پروگرام رکھیں اور خدام اپنا لباس پہن کر جائیں۔ کیپ پر ایسے الفاظ ہوں جو آپ کی تنظیم کی نشاندہی کر رہے ہوں۔ اپنے ملک کے ماحول اور حالات کے لحاظ سے خود نئے راستے نکالنے ہیں * ارادہ کریں اور کام کریں، اپنے نمونے قائم کریں نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ جس کام کو شروع کریں دعا سے کریں دعا کی طرف توجہ دیں اور عزم سے کام کریں * جو تعارف آپ کو ہو چکا ہے اس کو آگے بڑھائیں * تعلیمی اداروں اور پبلک لائبریریز میں بھی کتب رکھوائیں۔

(نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آئرلینڈ کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح وہدایات)

❁ نماز کی طرف توجہ دیں۔ سب انصار باقاعدگی سے پانچوں نمازیں ادا کرنے والے ہوں۔ ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں۔ باقاعدگی سے ایم ٹی اے پر خلیفہ وقت کے خطبات، خطابات سنیں اور دوسرے پروگراموں سے بھی استفادہ کریں ❁ اپنے بچوں کو پیار سے سمجھایا کریں۔ سختی سے نہیں۔ اکثر اپنے بچے اس لئے بگاڑ دیتے ہیں کہ والدین سختی کرتے ہیں ❁ ایم ٹی اے باقاعدہ دیکھیں۔ اس میں مختلف پروگرام آرہے ہوتے ہیں جن میں کوئی نہ کوئی اصلاحی، تربیتی، پہلو بیان ہو جاتا ہے جو اپنا اثر رکھتا ہے ❁ انصار کو تلاوت قرآن کریم کی طرف باقاعدہ توجہ دلائیں اور اس کا جائزہ لیا کریں کہ کتنے انصار روزانہ باقاعدہ تلاوت کرتے ہیں ❁ نیشنل مجلس عاملہ کے تمام ممبران اور مقامی مجالس عاملہ کے ممبران کے سپرد یہ ٹارگٹ کریں کہ ان میں سے ہر ایک نے کم از کم ایک رابطہ قائم کرنا ہے اور اس کو احمدیت میں لانے کی کوشش کرنی ہے ❁ لیف لیٹس کی تقسیم کے متعلق اپنا ایک ٹارگٹ رکھیں اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں ❁ آپ نے یہ انتظار نہیں کرنا کہ جماعت آپ کو لٹریچر دے گی تو آپ نے تقسیم کرنا ہے۔ آپ خود اپنے پروگرام بنائیں ❁ انصار اللہ چالیس سال سے اوپر ہے اب کوئی فیشن وغیرہ کی عمر تو نہیں ہے اس لئے جن کی داڑھی نہیں ہے وہ داڑھی رکھ لیں ❁ چندہ انکم کے مطابق ہونا چاہئے جو انکم نہیں بتاتا تو اُسے کہہ دیں کہ لکھ کر دے دو میں صرف اتنا دے سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں دے سکتا کسی کے پیچھے نہ پڑیں اور کسی سے زبردستی کر کے غلط بیانی نہ کروائیں ❁ سب انصار سیر کریں اور کوشش کریں کہ انصار چیریٹی واک میں حصہ لیں۔

(نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آئرلینڈ کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح وہدایات)

خدام کی طرف توجہ دیں کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ نماز پر آئیں۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نمازوں پر لانے کیلئے پروگرام بنائیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کا بھی جائزہ لیں۔ آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئے کہ کتنے لوگ روزانہ تلاوت کرتے ہیں ★ جائزہ لیں کہ کتنے احمدی، انصار، خدام، اطفال مختلف جگہوں پر رہ رہے ہیں اور آپ کس طرح نماز میں اپنی حاضری بڑھا سکتے ہیں۔ نمازوں کی تلقین کیلئے صرف خطبہ دے دینا کافی نہیں بلکہ گھروں میں رابطہ کر کے توجہ دلائیں اور تاکید کریں۔ نماز باجماعت ہر شخص پر فرض ہے بار بار توجہ دلاتے رہیں ★ نمازوں پر حاضری بڑھانے کیلئے نیشنل سیکرٹری تربیت، قائد تربیت، مہتمم تربیت اور دوسری جماعتوں اور مجالس کے شعبہ تربیت کا گراس روٹ لیول پر کام کرنا ضروری ہے اور نمازوں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں اور پھر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ایم ٹی اے سے منسلک کریں اور میرا خطبہ جمعہ باقاعدہ سنیں ★ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا باقاعدہ درس ہونا چاہئے۔ اسی طرح نماز مغرب یا نماز عشاء کے بعد ملفوظات یا حدیث وغیرہ کا درس ہونا چاہئے ★ شادی سے قبل لڑکے اور لڑکی کی کونسلنگ کا پروگرام ہونا چاہئے۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کو ان کے حقوق اور فرائض اور ذمہ داریوں کا پتہ ہونا چاہئے ★ نکاح کا خطبہ دیتے ہوئے مسنونہ آیات کا ترجمہ بتایا کریں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے قرآن کریم کی کیا تعلیم ہے۔ کیا حقوق ہیں کیا ذمہ داریاں ہیں ★ ایک مربی کی بیوی، مربی کی طرح قربانی کرنے والی ہونی چاہئے اور مربی کے ساتھ وقف نبھانے والی ہو ★ جو بھی پروگرام کریں خواہ نمائش کا پروگرام ہو، مینا بازار کا پروگرام ہو یا کوئی اور پروگرام ہو، اصل غرض اور مقصد یہ ہو کہ تبلیغ کیلئے رابطے ہوں۔ ہمارا اصل مقصد لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے ★ افرادِ جماعت کے ساتھ نرم ہمدردانہ اور مخلصانہ رویہ رکھیں۔ ہر ایک کی بات سنیں اور خادم بن کر کام کریں۔

(نیشنل مجلس عاملہ جماعت آئرلینڈ کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح وہدایات)

28 ستمبر 2014 بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 10 منٹ پر مسجد مریم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ

تعالیٰ واپس اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ علیحدہ علیحدہ میٹنگز تھیں۔

ان میٹنگ کا انتظام ہوٹل کے ایک کانفرنس روم میں کیا گیا تھا۔گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے اور سب سے پہلے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے استفسار پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری تین مجالس ہیں اور خدام کی تعداد 71 ہے اور ہمارا با قاعدہ نیشنل اجتماع ہوتا ہے۔جس کیلئے ہال بک کروایا جاتا ہے اور اجتماع میں سپورٹس بھی ہوتی ہیں مجالس سے با قاعدہ رابطہ ہے اور رپورٹس حاصل کی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ کتنے خدام شادی شدہ ہیں اور کتنے نہیں ہیں جس پر مہتمم تربیت نے عدم علم کا اظہار کیا۔حضور انور نے فرمایا آپ کو علم ہونا چاہئے اور آپ کے ریکارڈ میں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے مہتمم تجنید کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ با قاعدہ ہر خادم سے تجنید کا فارم پر کروائیں۔ فارم پاکستان سے منگوالیں، یوکے سے منگوالیں اور ہر خادم کے کوائف آپ کے ریکارڈ میں ہونے چاہئیں۔

خادم کا نام، اس کے والد کا نام، عمر، تعلیم، پیشہ، آمد، شادی شدہ غیر شادی شدہ وغیرہ۔

حضور انور نے مہتمم مال کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اصل یہی ہے کہ جو چندہ دینا ہے وہ آمد کے مطابق دینا ہے لیکن جو اپنی آمد کے مطابق نہیں دیتا یا اپنی آمد ظاہر نہیں کرتا تو وہ لکھ کر دے کہ میں صرف اتنا چندہ دے سکتا ہوں۔

مہتمم تربیت سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ جو شادی شدہ لوگ ہیں ان کی زندگی بہتر گزر رہی ہے۔حضور انور نے فرمایا جن کا نکاح ہوتا ہے ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے۔ خاوندوں کو بیویوں کے حقوق کا پتہ ہونا چاہئے۔شادی کی غرض یہ نہ ہو کہ قیام کا سٹیٹس مل جائے۔ رہائش مل جائے۔ جو شادی کی اصل غرض ہے اُسی کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور تقویٰ کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔نمازوں کی طرف توجہ دیں۔اب مسجد بنالی ہے تو اسے آباد کریں اور دوسری جگہوں پر جہاں جہاں سینٹر ہیں وہاں بھی با قاعدہ نمازوں کا التزام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم تعلیم سے دریافت فرمایا کہ خدام کے نصاب میں کون سی کتاب رکھی ہے۔اس پر مہتمم تعلیم نے بتایا کتاب ’’نظام نو‘‘ کا امتحان لیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب بھی رکھیں۔مہتمم تعلیم نے بتایا کہ کتاب ’’حقیقۃ الوحی‘‘ کے سوصفحات نصاب میں رکھے ہیں اور اکتوبر میں اس کا امتحان ہے۔مہتمم تبلیغ کو حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کیلئے آپ نے اپنا ٹارگیٹ خود بنانا ہے۔خدام الاحمدیہ اس لئے بنائی گئی تھی کہ آپ اپنے منصوبے اور پروگرام بنائیں اور کام کریں۔اپنے طور پر کام کریں اور رابطے کریں اور سیمینارز کریں۔آپ پڑھے لکھے لوگ ہیں آپ میں سے بعض ڈاکٹرز ہیں آپ اپنے پبلک ریلیشنز بڑھائیں اور میٹنگز کریں اور لوگوں کو بلائیں۔ اب مسجد کے افتتاح کے بعد لوگوں کی توجہ ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب آپ کے پاس دو مبلغ بھی ہیں۔ان کو بلا کر سوال و جواب کے پروگرام بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عاملہ کے ہر ممبر نے کم از کم ایک رابطہ کرنا ہے۔ایک رابطہ سے مراد ایک فیملی سے رابطہ ہے۔گزشتہ تین سال میں خدام الاحمدیہ نے کوئی بیعت حاصل نہیں کی۔ پس اب اپنے رابطے قائم کریں۔ دوستیاں کریں، لوگوں سے تعلق بنائیں اور کام کریں۔

مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ تبلیغ کیلئے سٹال لگائے جاتے ہیں۔جس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو صرف ایک ذریعہ ہے اور پرانا طریق ہے۔کب تک صرف اسی طریق پر انحصار کریں گے۔آپ کو چاہئے کہ تبلیغ کیلئے اور پیغام پہنچانے کیلئے نئے نئے راستے Explore کریں۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ خدام نے گزشتہ تین ماہ میں 37 ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں اور گزشتہ سال 90 ہزار لیف لیٹس تقسیم ہوئے تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آئرلینڈ تو چھوٹا سا ملک ہے۔آپ تو سارا ملک Cover کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ سال جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل طلباء کی کلاس کو سپین بھجوایا گیا تھا تو انہوں نے دو تین ہفتوں میں تین لاکھ پمفلٹس تقسیم کئے۔اب اسی ماہ جامعہ کے آٹھ نو لڑکے سیر کیلئے سپین گئے تھے انہوں نے پچاس ہزار سے زائد پمفلٹس تقسیم کئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں آئرلینڈ میں بھی جامعہ کے طلباء کو بھجوایا جائے۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو جہاں بھی موقع ملتا ہے فلائرز تقسیم کریں، اسٹیشن پر کریں اور دوسری جگہوں پر کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مقامی حکومتی انتظامیہ اور کونسل وغیرہ سے رابطہ کرکے درخت لگانے کا پروگرام بنائیں۔ پارک میں ہی دو درخت لگا دیں۔تو آپ کا تعارف ہو جائے گا اور تبلیغ کیلئے راہ کھلے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ یہاں بلڈ کمپین آرگنائز کریں اگر یہاں ملیریا کی وجہ سے ایشین کا خون نہیں لیتے تو مقامی لوکل آدمی آکر دے دیں گے۔ ہمسائے آکر شامل ہوجائیں گے۔ اس طرح آپ کی طرف سے یہ پروگرام آرگنائز ہوگا اور تعارف اور رابطوں کا ایک ذریعہ بنے گا۔

مہتمم مال سے حضور انور نے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔جس پر موصوف نے بتایا کہ خدام کا بجٹ دس ہزار پانچ صد پانچ یورو ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کمانے والے کتنے ہیں اور نہ کمانے والے کتنے ہیں، طلبا کتنے ہیں اور ایسے کتنے ہیں جو طلباء نہیں لیکن ان کے پاس کوئی کام نہیں۔

مہتمم خدمت خلق کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ چیرٹی واک کا پروگرام رکھیں اور خدام اپنا لباس پہن کر جائیں۔ کیپ پر ایسے الفاظ ہوں جو آپ کی تنظیم کی نشاندہی کر رہے ہوں۔حضور انور نے فرمایا آپ نے اپنے ملک کے ماحول اور حالات کے لحاظ سے خود نئے نئے راستے نکالنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں نے مختلف ممالک کے دوروں کے دوران خدام کی مجالس عاملہ کی میٹنگز میں بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات دی ہوئی ہیں اور وہ الفضل میں شائع ہوچکی ہیں۔ ان ہدایات کی روشنی میں تمام شعبہ جات اپنے پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا ارادہ کریں اور کام کریں، اپنے نمونے قائم کریں نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ جس کام کو شروع کریں دعا سے کریں دعا کی طرف توجہ دیں اور عزم سے کام کریں۔

نمائش کا ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے نمائش لگائیں اور ہر ایسی چیز کیلئے کوشش کرنی ہے جس سے جماعت کا تعارف ہو اور تبلیغ کیلئے راستے کھلیں۔پس آپ نے نمائش لگانی ہے۔ یا چیرٹی واک کرنی ہے یا سٹال لگانا ہے یا کوئی پروگرام بنانا ہے تو اس لئے بنانا ہے کہ تبلیغ کیلئے راستے کھلیں۔

حضور انور نے فرمایا تبلیغ کیلئے ہر قسم کا لٹریچر دیں۔ پہلے یہ دیکھ لیں کہ جس کو دے رہے ہیں اُسے کس چیز میں دلچسپی ہے۔

اسلام میں دلچسپی ہے تو اسلامی اصول کی فلاسفی دیں۔اگر اکنامکس میں دلچسپی ہے تو حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب دیں۔ امن کے قیام میں دلچسپی ہے تو ’’World Crisis and the pathway to peace" دیں۔ہر ایک کو اس کی ضرورت اور دلچسپی کے مطابق دیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ اب تک یہاں کے مقامی باشندوں سے اور حکام سے جو تعارف آپ کو ہو چکا ہے اس کو آگے بڑھائیں۔ یہ نہ ہو کہ جو رابطے قائم ہوئے ہیں اور ایک تعلق بنا ہے اس کو چھوڑ دیں۔

حضور انور نے فرمایا تعلیمی اداروں اور پبلک لائبریریز میں بھی کتب رکھوائیں ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ Life of Mohammad, Islam Responce to contemprary Issues pathway to peace, The Blessed Model of the Holy Prophet Mohammad Salam and the Caricatures" بھی لائبریری میں رکھوائیں۔

حضور انور نے فرمایا Life of Mohammad ﷺ مجلس انصار اللہ یوکے نے لاکھ، ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں خود شائع کرکے تقسیم کی ہے۔ جماعت سے کوئی خرچ نہیں لیا۔اگر آپ نے یہ کتاب سستی کم قیمت پر حاصل کرنی ہے تو انصار اللہ یوکے کو کہیں وہ آپ کو دے دیں گے۔یہ کتاب یوکے سے منگوالیں اور اس کتاب کی یہاں بھی تقسیم ہونی چاہئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔آخر پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آئرلینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔ بعدازاں قائد عمومی سے حضور انور نے مجالس کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد عمومی نے بتایا کہ ہماری تین مجالس ہیں اور انصار کی تعداد 49 ہے۔

قائد تربیت سے حضور انور نے تربیتی پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے نماز کی طرف توجہ دیں۔ سب انصار با قاعدگی سے پانچوں نمازیں ادا کرنے والے ہوں۔ پھر ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں۔ با قاعدگی سے ایم ٹی اے پر خلیفہ وقت کے خطبات، خطابات سنیں اور دوسرے پروگراموں سے بھی استفادہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا انصار کو اس طرف بھی توجہ دلائیں کہ اپنے بچوں کو پیار سے سمجھایا کریں۔ سختی سے نہیں۔ اکثر اپنے بچے اس لئے بگاڑ دیتے ہیں کہ والدین سختی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا گھروں میں فیملیز میں جو بہو اور داماد کے تعلقات ہیں ان میں خرابیاں پیدا ہورہی ہیں۔ دونوں خاندانوں کے جو بڑے ہیں ان کو چاہئے کہ پیار و محبت کا ماحول پیدا کریں اور گھر بسانے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا گھروں میں ایم ٹی اے با قاعدہ دیکھیں ۔ اس میں مختلف پروگرام آرہے ہوتے ہیں جن میں کوئی نہ کوئی اصلاحی، تربیتی، پہلو بیان ہوجاتا ہے۔ جو اپنا اثر رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خطبات سنانے کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اس کا جائزہ بھی لیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا انصار کو تلاوت قرآن کریم کی طرف با قاعدہ توجہ دلائیں اور اس کا جائزہ لیا کریں کہ

کتنے انصار روزانہ باقاعدہ تلاوت کرتے ہیں۔

قائد تبلیغ کے پروگراموں کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی نیشنل مجلس عاملہ کے تمام ممبران اور مقامی مجالس عاملہ کے ممبران کے سپرد یہ ٹارگٹ کریں کہ ان میں سے ہر ایک نے کم از کم ایک رابطہ قائم کرنا ہے اور اس کو احمدیت میں لانے کی کوشش کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی مرکزی مجلس عاملہ کی تعداد 15 ہے۔ اگر تیسرا حصہ بھی کامیابی حاصل کرے تو آپ انصار کی سال کی پانچ بیعتیں ہو جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے ذاتی روابط اور تعلقات ہوں گے تو تب ہی یہ لوگ آپ کے قریب آئیں گے اور پھر انہیں احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ تبلیغ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ ذاتی رابطے تو کر لیتے ہیں لیکن آگے تبلیغی رابطہ نہیں بڑھتا۔ اپنے ان رابطوں کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اب مسجد کی تعمیر کی وجہ سے اس شہر میں بھی اور سارے ملک میں بھی توجہ پیدا ہوگی۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا کہ اپنا ایک ٹارگٹ رکھیں اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جن انصار کو انگریزی زبان، نہیں بھی آتی تو ان کے سپرد بھی یہ کام کریں۔ مختلف جگہوں پر لیف لیٹس تقسیم کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے یہ انتظار نہیں کرنا کہ جماعت آپ کو لٹریچر دے گی تو آپ نے تقسیم کرنا ہے۔ آپ خود اپنے پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا پہلے اپنے دو ورقہ بروشر میں امن اور محبت کا پیغام دیں یہ بروشر تقسیم کرنے کے بعد پھر دوسرا بروشر تقسیم ہو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں بتایا جائے اور آپؑ کے حوالہ سے بتایا جائے کہ امن کا قیام آپؑ سے ہی وابستہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بروشر اور فلائرز مسلسل تقسیم کرتے رہیں۔ قطرہ قطرہ سے آگے بڑھیں گے تو پھر بڑی تعداد میں تقسیم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا جو پرانا طریقہ ہے کہ ایک دفعہ سٹال لگا لیا یہ کافی نہیں۔ سٹال لگانے کا فائدہ تو تب ہے کہ سٹال پر لوگ آئیں اور دلچسپی پیدا ہو۔ حضور انور نے فرمایا کم از کم ہاتھ میں دیں، تعارف تو ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ہدایت تو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ لیکن آپ کا کام پیغام پہنچانا ہے۔ کب بریک تھرو ہوتا ہے خدا تعالیٰ کو پتہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب انصار کو ٹارگٹ دیں۔ یہاں پڑھے لکھے ڈاکٹر صاحبان ہیں۔ ان کے اپنے روابط اور تعلقات ہیں۔ یہ بھی لیف لیٹس تقسیم کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو نئے طریق ایکسپلور کرنے پڑیں گے۔ صرف پرانے طریقوں پر کام نہیں ہوگا۔ آپ تربیت اور تبلیغ دو کام کر لیں تو بہت ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: انصار اللہ چالیس سال سے اوپر ہیں۔ اب کوئی فیشن وغیرہ کی عمر تو نہیں ہے۔ اس لئے جن کی داڑھی نہیں ہے وہ داڑھی رکھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ لوگ داڑھی نہیں رکھتے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا۔ جتنا جس کا ہم سے تعلق ہے وہ آپ ہی رکھ لے گا۔

قائد مال سے حضور انور نے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا تو موصوف نے بتایا کہ چار ہزار یورو بجٹ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ میں تو ڈاکٹرز کمانے والے ہیں۔ آپ کا تو خدام سے زیادہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: بجٹ گراس روٹ لیول پر بننا چاہئے۔ یہ نہیں کہ گھر بیٹھ کر بنا لیا۔ حضور انور نے فرمایا چندہ انکم کے مطابق ہونا چاہئے جو انکم نہیں بتاتا تو اُسے کہہ دیں کہ لکھ کر دے دو میں صرف اتنا دے سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں دے سکتا۔ حضور انور نے فرمایا کسی کے پیچھے نہ پڑیں اور کسی سے زبردستی کر کے غلط بیانی نہ کروائیں۔

قائد اشاعت نے بتایا کہ ہم نے رسالہ ''انصار الدین'' شائع کیا ہے اور پہلی دفعہ نکالا ہے اور ہمیں فی کاپی پانچ یورو میں پڑی ہے اس پر حضور انور نے فرمایا رقیم پریس یوکے سے شائع کروائیں۔ سستا ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا انصار اللہ یوکے نے کتاب Life of Mohammad ﷺ ایک لاکھ شائع کروائی ہے دو صد پچاس صفحات کی کتاب ہے۔ ان کی فی کتاب ساٹھ پینس کی پڑی ہے۔ یہ کتاب آپ انصار اللہ یوکے سے منگوا لیں۔ وہ آپ کو اصل خرچ پر مہیا کر دیں گے۔

قائد صحت جسمانی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ سب انصار کوئی نہ کوئی ورزش کریں اس وقت 35 انصار ورزش کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان سے سیر کروا لیا کریں۔ سب انصار سیر کریں اور کوشش کریں کہ انصار چیرٹی واک میں حصہ لیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے اپنے لئے جو کتب لٹریچر شائع کرنا ہے وہ اپنے سینٹر ریزرو سے شائع کروا لیں۔ اور جو یوکے سے منگوانی ہے وہ وہاں سے منگوا لیں۔

مجلس عاملہ انصار اللہ آئرلینڈ کی یہ میٹنگ گیارہ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت آئرلینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دُعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور کے استفسار پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ آئرلینڈ میں تین جماعتیں ہیں اور ہمیں کارگزاری رپورٹ موصول ہوتی ہیں۔

نیشنل سیکرٹری تربیت سے حضور انور نے تربیتی پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہم نماز کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ ہم نے عشرہ صلوٰۃ بھی منایا ہے۔ مسجد مریم گالوے اور بیت الاحد ڈبلن کے علاوہ مختلف علاقوں میں گھروں میں بھی نماز سینٹر بنائے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: کیا کوئی ایسا سسٹم ہے کہ آپ کو پتہ لگے کہ لوگ نماز پر آ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کتنے انصار، خدام نماز پر آ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا خدام کی طرف توجہ دیں کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ نماز پر آئیں۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نمازوں پر لانے کیلئے پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کا بھی جائزہ لیں۔ آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئے کہ کتنے لوگ روزانہ تلاوت کرتے ہیں۔

حضور انور نے مبلغ انچارج ابراہیم نونن صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ جائزہ لیں کہ کتنے احمدی، انصار، خدام، اطفال مختلف جگہوں پر رہ رہے ہیں۔ اور آپ کس طرح نماز میں اپنی حاضری بڑھا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا نمازوں کی تلقین کیلئے صرف خطبہ دے دینا کافی نہیں بلکہ گھروں میں رابطہ کر کے توجہ دلائیں اور تاکید کریں۔ نماز باجماعت ہر شخص پر فرض ہے بار بار توجہ دلاتے رہیں۔

مبلغ سلسلہ لبیب احمد مرزا صاحب نے بتایا کہ وہ بھی خطبہ جمعہ میں نماز کے حوالہ سے توجہ دلاتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا صرف خطبہ میں توجہ دلانا کافی نہیں۔ آپ کا ہر فیملی سے ذاتی رابطہ ہونا ضروری ہے۔ آپ یہ باور کروائیں کہ آپ ان کے ہمدرد ہیں۔ وہ آپ کی بات سنیں گے اور جماعت کے سینٹر میں آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں پر حاضری بڑھانے کیلئے نیشنل سیکرٹری تربیت، قائد تربیت، مہتمم تربیت اور دوسری جماعتوں اور مجالس کے شعبہ تربیت کا گراس روٹ لیول پر کام کرنا ضروری ہے اور نمازوں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں اور پھر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ایم ٹی اے سے منسلک کریں اور میرا خطبہ جمعہ باقاعدہ سنیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس اس کا ڈاٹا ہونا چاہئے کہ کون سے لوگ ہیں جو باقاعدہ خطبہ سنتے ہیں اور کون سے ایسے ہیں جو اس میں کمزوری دکھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایم ٹی اے پر مختلف پروگرام آتے ہیں۔ ہر ایک اپنے دلچسپی کے پروگرام دیکھ سکتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے بتایا کہ 80 فیصد باقاعدہ خطبہ سنتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئیں کہ کتنے ہیں جو مہینے کے چاروں خطبات سنتے ہیں یا تین یا دو سنتے ہیں۔ اسی طرح تلاوت قرآن کریم کا بھی جائزہ لیں اور کوشش کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا باقاعدہ درس ہونا چاہئے۔ اسی طرح نماز مغرب یا نماز عشاء کے بعد ملفوظات یا حدیث وغیرہ کا درس ہونا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔ شادی سے قبل لڑکے اور لڑکی کی کونسلنگ کا پروگرام ہونا چاہئے۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کو ان کے حقوق اور فرائض اور ذمہ داریوں کا پتہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: دونوں مبلغین کونسلنگ کمیٹی کے ممبر ہو سکتے ہیں۔ دونوں مبلغین میں سے ایک کا کونسلنگ کے دوران ہونا ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا ملک کے اندر جو رشتے ہو رہے ہیں ان کی کونسلنگ ضرور ہونی چاہئے۔ کونسلنگ میں بتائیں کہ قرآن کریم نے کیا حقوق و فرائض مقرر کئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سنت اور احادیث کی روشنی میں بتائیں۔ شادی بیاہ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات بتائیں۔ آپ کے ارشادات کی روشنی میں سمجھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح کا خطبہ دیتے ہوئے مسنونہ آیات کا ترجمہ بتایا کریں تا کہ لوگوں کو پتہ چلے قرآن کریم کی کیا تعلیم ہے۔ کیا حقوق ہیں کیا ذمہ داریاں ہیں۔

عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ ہمارے ایک مربی صاحب کی ابھی شادی ہونے والی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک مربی کی بیوی، مربی کی طرح قربانی کرنے والی ہونی چاہئے اور مربی کے ساتھ وقف نبھانے والی ہو۔

نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے دو لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: سب سے پہلے جو لیف لیٹس دیں وہ امن کے پیغام کے حوالہ سے ہو۔ اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ کوٹیشن دیں جو امن کا پیغام دیتی ہے۔

پھر دوسرا لیف لیٹس تقسیم ہو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہو۔ Messiah of the Age پر ہو۔ پھر اس کے بعد اسلام کی سچی تعلیمات پر مشتمل لیف لیٹ ہو اور بتایا جائے کہ دنیا کی بقاء ان تعلیمات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں مسجد میں ساؤنڈ سسٹم کیلئے جو الیکٹریشن آیا تھا وہ بہت متاثر ہوا ہے اور اس نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مجھے یہاں خدا مل گیا ہے۔ اس نے ہمارے ساتھ نمازیں بھی پڑھیں ہیں۔ تو اس طرح کے جو لوگ ہیں ان سے رابطہ رکھیں Follow up کریں۔

پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے کہا تھا کہ میں تقریباً Convert ہو چکا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا آپ بیج پھینکیں اور ذاتی رابطے بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کی عاملہ کے 22 ممبران ہیں۔ عاملہ کا ہر ممبر ایک لوکل آئرش سے رابطہ کرے۔ اگر چوتھا حصہ بھی کامیاب ہوجائے تو پانچ چھ بیعتیں آپ کو اس پہلے سال میں مل جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح منصوبہ بندی کر کے عملی طور پر مؤثر پروگرام بنائیں اور اپنے ذاتی روابط اور تعلقات بڑھانے کی طرف توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: اب یہاں مسجد کے افتتاح کی RT ریڈیو اور اخبارات نے کوریج دی ہے۔ لاکھوں لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ اب آپ کا کام ہے اس سے فائدہ اٹھائیں اور یہاں Break Through کریں۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ جان لیں گے کہ احمدیت کیا ہے۔ ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ آپ کے پروگرام کیا ہیں۔ آپ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ آپ کا کردار کیا ہے۔ ہم اس طرح کے مسلمان نہیں ہیں جس طرح دوسرے مسلمان ہیں۔ ہم ان سے مختلف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر براہ راست بغیر کسی تعارف کے تبلیغ کریں گے تو کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔ اگر آپ پہلے جماعت کا تعارف کروا چکے ہوں گے تو پھر لوگوں سے مل کر رابطہ کر کے بات کریں گے تو لوگ آپ کی بات سنیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: بہت سے لوگوں نے یہاں کہا ہے اور اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ پہلے اسلام کے بارہ میں صحیح معلومات، اچھی معلومات نہیں رکھتے تھے لیکن اب اسلام کا حقیقی پیغام ملنے کے بعد اسلام کے بارہ میں ہمارے خیالات میں تبدیلی ہوئی ہے۔

اب آپ کا کام ہے کہ مسلسل Follow up کریں اور ان لوگوں سے رابطہ رکھیں۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ مبلغ انچارج صاحب ہمیں بیعتوں کا زیادہ ٹارگیٹ دیتے ہیں جو ہم سے پورا نہیں ہوتا تو ہمیں ندامت ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ نے Disappointed نہیں ہونا بلکہ یہ دیکھیں کہ ہماری کوئی کمیاں رہ گئی ہیں اور اگلی بار ان کمیوں کو دور کرنے کی کوششیں کریں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض ممالک کا سالانہ بجٹ مکمل نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ آئندہ سال اپنا بجٹ کم نہیں کرتے بلکہ مزید بڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کے دونوں مبلغ اس سال دو دو بیعتیں کروائیں اور اس کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ آئرلینڈ چھ اور خدام، انصار اور لجنہ پانچ پانچ بیعتیں کروائیں۔ حضور انور نے فرمایا گالوے Galway میں گراؤنڈ تیار ہے۔ آپ نے اب بیج بونا ہے اور کام کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سویڈن نے تین لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں چھوٹی جماعت ہے۔ اسی طرح سپین میں گزشتہ سال جامعہ یوکے کے طلباء کو بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے دو تین ہفتوں میں پونے تین لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے۔ گزشتہ دنوں جامعہ کے آٹھ طلباء سیر کی غرض سے سپین گئے تھے۔ انہوں نے اپنے قیام کے دوران پچاس ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔ تقسیم کے دوران لوگ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: والنسیا میں ٹرین سے اُترنے والے ایک مسافر کو جب لیف لیٹ دیا گیا تو اس نے کہا میں بارسلونا سے آرہا ہوں۔ وہاں مجھے ایک نوجوان نے یہ لیف لیٹ دیا تھا۔ یہ میری جیب میں ہے چنانچہ اُس نے نکال کر دکھایا۔ اُس نے یہ سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ پھینکا نہیں تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ساٹھ فیصد سے زائد لوگ سنبھالتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اب بڑی تعداد میں لوگوں کو جماعت کا تعارف ہو رہا ہے۔

صدر انصار اللہ ڈاکٹر علیم صاحب نے بتایا کہ اپنی Job کے سلسلہ میں ایک سفر کے دوران ایک نوجوان سے رابطہ ہوا۔ مذہب کے بارہ میں بات ہوئی تو اس نے بتایا مجھے احمدیوں کی طرف سے ایک لیف لیٹ ملا تھا۔ میں نے سارا پڑھا ہے چنانچہ اس کو جماعت کے بارہ میں بتایا اور اُس سے رابطہ قائم ہوگیا۔ اس کو مسجد لے کر آیا اور اب اس سے مستقل رابطہ ہے۔

حضور نے فرمایا اب اس شخص کو مزید لٹریچر دیں۔ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' دیں۔ کتاب ''لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' دیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ریلوے اسٹیشن پر جا کر لیف لیٹس تقسیم کریں۔ بس سٹاپ پر دیں۔ آپ نے صرف ایک دو جگہوں پر نہیں رہنا بلکہ مختلف راستے Explore کریں اور وسیع پیمانہ پر لیف لیٹس تقسیم کریں۔ مارکیٹ میں کھڑے ہو جائیں وہاں تقسیم کریں۔ آپ لوگوں کے ہاتھوں میں ہی دے رہے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: Door to Door کا مطلب یہ تھا کہ ہر گھر تک پہنچ جائے۔

حضور انور نے فرمایا: خواتین اپنا پروگرام آرگنائز کر رہی ہیں۔ انہوں نے مینا بازار کی طرز پر اپنا پروگرام بنایا ہے اور کارڈ بھی تقسیم کیا تا کہ لوگ آئیں اور ان کا جماعت سے رابطہ قائم ہو۔ فلائرز کی تقسیم ہو اور وہ لٹریچر بھی حاصل کریں اور اس طرح تبلیغ بھی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت اسلام آباد یوکے نے بھی ایک Fair کی طرز پر پروگرام بنایا تھا۔ جہاں کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ لٹریچر بھی رکھا تھا۔ لوگ آئے تھے ان کو لٹریچر بھی دیا۔ ان میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ سوال و جواب بھی ہوئے اور ان سے ایک رابطہ بن گیا اور یہ پروگرام تبلیغ کا ذریعہ بن گیا۔

حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ بھی اس طرز کا پروگرام آرگنائز کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو بھی پروگرام کریں خواہ نمائش کا پروگرام ہو، مینا بازار کا پروگرام ہو یا کوئی اور پروگرام ہو، اصل غرض اور مقصد یہ ہو کہ تبلیغ کیلئے رابطے ہوں۔ ہمارا اصل مقصد لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش ہوئی کہ یہاں ہر سال سعودی عرب سے 15 ہزار طلباء تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ان سے رابطہ کریں۔ یہ لوگ اپنے سسٹم سے FED UP ہیں اور جو پڑھے لکھے ہیں وہ وہابی ازم اور سلفی ازم سے تنگ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ Cork جماعت کی ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ وہاں جماعت کے پاس کوئی سینٹر نہیں ہے۔ جہاں احباب اکٹھے ہوسکیں اور جو تبلیغی رابطے ہیں ان کو وہاں بلایا جاسکے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ وہاں اپنے سینٹر کے لئے جگہ دیکھیں۔ کوئی عمارت دیکھ لیں، اپنی ضرورت کے مطابق تلاش کریں اور پھر مجھے بتائیں۔ حضور انور نے اخراجات کے حوالے سے بعض انتظامی ہدایات دیں۔

ملک کے دارالحکومت ڈبلن میں مسجد کے قیام کے بارہ میں مزید حضور انور نے ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا۔ شہر کے باہر کے علاقے میں دیکھیں۔ جہاں لوگ جاسکیں اور ایسی جگہ دیکھیں جو ہماری ضروریات کے مطابق ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران عاملہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: کہ عام احمدی کو جماعتی عہدیداران سے شکایات ہیں۔ آپ لوگوں کے ساتھ نرم ہمدردانہ اور مخلصانہ رویہ رکھیں۔ ہر ایک کی بات سنیں اور خادم بن کر کام کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ ''سید القوم خادمھم'' کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

حضور انور نے عاملہ ممبران سے دریافت فرمایا کہ جماعت یوکے کی مجلس شوریٰ سے جو میں نے ایڈریس کیا تھا کیا آپ سب نے سن لیا ہے۔ اس پر نیشنل صدر صاحب نے عرض کیا کہ ہم سب نے اپنی ایک عاملہ میٹنگ میں سن لیا تھا۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید نومبائعین یوسف Pender صاحب کو ہدایت فرمائی کہ اس سال کے لئے آپ کا ٹارگیٹ بھی دو بیعتیں ہیں۔ دونوں مربیان اور آپ تینوں کا ٹارگیٹ دو دو بیعت کا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ آپ تینوں میں سے کون یہ ہدف حاصل کرتا ہے۔

ایک بجکر دس منٹ پر یہ میٹنگ اختتام کو پہنچی۔ آخر پر ممبرانِ مجلس عاملہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تقریب آمین

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مریم تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم حارث احمد، روحان ملک، محمود شرما، باسل عبدالودود، جہاں گیر رشید، نصر سعید، عبدالمعز ملک، ولید احمد، حمزہ احمد، صغیر احمد، خاقان احمد، عزیزہ جاذبہ خان، دانیہ احمد، لبیبہ افتخار، سمرہ خان، عزیزہ تنزیلہ۔

ایک آئرش نوجوان یوسف Pender صاحب نے چند سال قبل بیعت کی تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے قرآن کریم سیکھا ہے اور قرآن کریم مکمل کیا ہے۔ موصوف کی بھی آمین ہوئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے قرآن کریم کی چند آیات سنیں اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے تو مسجد کے ساؤنڈ سسٹم کیلئے یہاں موجود آئرش نوجوان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت موصوف کو کتاب The Conference of World Religions (GuildHall) عطا فرمائی۔

بعد ازاں مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی ٹیم نے جو لندن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ اور پروگراموں کی کوریج اور لائیو نشریات کے لئے آئرلینڈ گئی تھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد علی الترتیب دونوں مبلغین آئرلینڈ، ابراہیم نونن صاحب اور ربیب احمد مرزا اور لوکل مجلس عاملہ جماعت گالوے نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کی شعبہ عمومی کی پانچ خدام پر مشتمل سیکورٹی ٹیم بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس آئرلینڈ کے سفر میں قافلہ کے ساتھ تھی۔ اس ٹیم نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں اس موقع پر موجود احباب جماعت نے بھی ایک گروپ کی صورت میں تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد مریم سے واپس ہوٹل جانے کیلئے گاڑی کے پاس تشریف لائے تو ساؤنڈ سسٹم کیلئے کام کرنے والے آئرش غیر مسلم دوست حضور انور کے پاس آئے اور تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت انہیں تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔ موصوف اس پر بیحد خوش تھے اور حضور انور کو یہاں دیکھ کر اور حضور انور کے ساتھ نمازیں ادا کر کے پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ مجھے یہاں خدا تعالیٰ مل گیا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

گالوے سے ڈبلن روانگی

آج پروگرام کے مطابق گالوے سے ڈبلن کیلئے روانگی تھی۔ تین بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ

اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔

گالوے جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے بچیاں حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے ہوٹل کے باہر جمع تھے۔ بچوں اور بچیوں کے گروپ الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعدازاں یہاں سے ڈبلن کے لئے روانگی ہوئی۔

گالوے سے ڈبلن کا فاصلہ 120 میل ہے ایک گھنٹہ 50 منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Castleknock تشریف آوری ہوئی۔ ہوٹل سے باہر ڈبلن جماعت کے احباب مرد و خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔

ڈاکٹر عبد المنعم صاحب اپنے عزیزوں کے ساتھ اس موقعہ پر موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر عبد المنعم صاحب سے ان کی اہلیہ ڈاکٹر روبینہ کریم صاحبہ کی وفات پر اظہار تعزیت فرمایا اور مرحومہ کے عزیزوں سے حضور انور نے تعزیت کا اظہار فرمایا اور مرحومہ کے دونوں واقف نو بیٹوں کو اپنے ساتھ لگایا اور پیار کیا۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مرحومہ کی رشتہ دار خواتین سے اظہار تعزیت فرمایا اور مرحومہ کے دونوں بچوں کو اپنے پاس بلا کر پیار کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

ڈاکٹر روبینہ کریم صاحبہ 27 ستمبر 2014 کو آئرلینڈ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ لمبا عرصہ آئرلینڈ کی لجنہ کی جنرل سیکرٹری اور پھر سیکرٹری مال رہیں اور اپنی وفات تک ایسٹ ریجن کی نائب صدر لجنہ مقامی کے فرائض بھی انجام دیتی رہیں۔ اپنی وفات سے تین چار دن قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی بھی سعادت پائی تھی۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کی لابی میں تشریف لے آئے اور نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ ڈاکٹر محمد انور ملک صاحب صدر انصار اللہ ڈاکٹر علیم الدین صاحب اور مبلغ انچارج آئرلینڈ ابراہیم نونن صاحب اور مبلغ سلسلہ آئرلینڈ ربیب احمد مرزا صاحب کو از راہ شفقت اپنے دستخطوں اور دعائیہ کلمات کے ساتھ کتاب The Conference of World Religions (Guildhall) عطا فرمائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

29 ستمبر 2014 بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق ڈبلن سے لندن کیلئے روانگی تھی۔ ڈبلن جماعت کے احباب مرد و خواتین حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے ہوٹل سے باہر جمع تھے۔ صبح چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دُعا کروائی اور قافلہ ڈبلن بندرگاہ کیلئے روانہ ہوا۔

سات بجکر دس منٹ پر پورٹ پر آمد ہوئی۔ جہاں VIP پروٹوکول انتظام کے تحت پورٹ انتظامیہ کی ایک گاڑی قافلہ کی گاڑیوں کو Escort کرتی ہوئی Ferry کے اندر لے گئی۔ اس طرح قافلہ کی گاڑیاں سب سے پہلے اس Irish Ferries میں بورڈ ہوئیں۔

اس آئرش Ferry کے خصوصی پروٹوکول سٹاف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک مخصوص اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

بارہ منازل پر مشتمل یہ آئرش بحری جہاز اپنے وقت پر آٹھ بجکر دس منٹ پر ڈبلن (آئرلینڈ) کی پورٹ سے برطانیہ کی پورٹ Holyhead کیلئے روانہ ہوا۔ اس جہاز کی پہلی چھ منازل صرف کاروں اور ٹرکوں کے پارک کرنے کے لئے ہیں اور باقی چھ منازل پر مسافروں کیلئے مختلف (لاؤنجز) Launges اور کیفے، ریسٹورنٹ Shopes اور مختلف اپارٹمنٹس بنے ہوئے ہیں۔ اس جہاز کی لمبائی 209 میٹر اور اونچائی 51 میٹر ہے۔ اس جہاز میں دو ہزار مسافروں کی گنجائش موجود ہے۔ اس کے علاوہ 1342 کاروں اور 240 ٹرکوں کے پارک ہونے کی گنجائش ہے۔ اگر ٹرکوں کو نکال دیا جائے تو قریباً 1800 کاریں اس بحری جہاز پر بورڈ کی جاسکتی ہیں۔

قریباً تین گھنٹے پچیس منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر 35 منٹ پر Ferry برطانیہ کی بندرگاہ Holyhead پہنچی اور ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ اور قافلہ کی گاڑیاں سب سے پہلے جہاز سے باہر آئیں۔

پورٹ پر مکرم ڈاکٹر نصیر احمد ریجنل امیر نارتھ ریجن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے موجود تھے۔

جماعت نارتھ ویلز میں ورود

جماعت نارتھ ویلز نے اپنے سینٹر اور مسجد کی تعمیر کیلئے ایک عمارت Rhyl Town میں فروری 2014 میں خریدی ہے۔ یہاں پورٹ Holyhead سے لندن جاتے ہوئے راستہ میں رُک کر اس عمارت کے معائنہ اور یہاں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا پروگرام تھا۔ یہاں پورٹ سے Rhy town کا فاصلہ پچاس میل ہے۔

یہاں پورٹ سے روانہ ہو کر قریباً پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت نارتھ ویلز North Wales آمد ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم کلیم احمد باجوہ صاحب صدر جماعت نارتھ ویلز، قاضی ناصر احمد سابق ریجنل امیر نارتھ ویسٹ ریجن، غلام عباس صاحب زعیم انصار اللہ، عطاء العلیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ Liverpool نارتھ ویلز اور منصور احمد خان صاحب ریجنل قائد نارتھ ویسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے آقا کا استقبال کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنے والوں میں مکرم ملک محمد اکرم صاحب مبلغ مانچسٹر مکرم محمد احمد خورشید صاحب مبلغ نارتھ ویسٹ، مکرم چوہدری انوار الحق صاحب صدر جماعت Stockport مکرم ساجد ارائیں صاحب صدر جماعت مانچسٹر ساؤتھ اور ایک مقامی انگریز احمدی دوست احمد مبارک صاحب بھی موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان استقبال کرنے والے سبھی احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بعدازاں اس عمارت کا معائنہ فرمایا۔

اس عمارت کا سنگ بنیاد 1873ء میں Mr. Robert Jones نے رکھا جو اس وقت اس علاقہ میں کمشنر تھے۔ 1895ء میں اس عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی اور یہ Calvinist Methodist Community کے زیر استعمال رہی۔ یہ عمارت دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کا زیر تعمیر حصہ 6000 مربع فٹ ہے۔

پہلی منزل گراؤنڈ فلور پر ایک بڑا ہال 124 مربع فٹ اور ایک چھوٹا ہال 72 مربع فٹ کا ہے۔ اس کے علاوہ چار دفاتر اور کچن کی سہولت بھی ہے۔ پہلی منزل کے دونوں ہالوں میں 242 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

دوسری منزل پر بھی 96 مربع فٹ کا ایک ہال ہے۔ جس میں 133 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف دفاتر اور کچن کی سہولت حاصل ہے۔ دونوں منازل پر 9 باتھ روم اور واش روم، بیوت الخلاء کی سہولت بھی حاصل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ساری عمارت کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور مقامی انتظامیہ سے مختلف امور دریافت فرمائے اور اس سینٹر کے قریب رہنے والے احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ صدر صاحب جماعت نے بتایا کہ اب یہاں باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی ہوتی ہے۔ نماز جمعہ، جماعت کی میٹنگز، اجلاسات اور دوسرے مختلف جماعتی فنکشنز ہوتے ہیں۔ اب اس جگہ کو مسجد کی شکل میں تبدیل کیا جائے گا۔ بعدازاں ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عمارت کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد یہاں سے آگے بطرف لندن روانگی کا پروگرام تھا۔ پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لائے اور یہاں کی مقامی جماعت اور اس ریجن کے جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ لندن کیلئے روانہ ہوا۔

یہاں سے لندن کا فاصلہ 250 میل ہے پونے تین بجے یہاں سے روانہ ہو کر سات بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک حصہ میں خواتین جمع تھیں۔ جبکہ دوسری طرف مرد احباب حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہدایت فرمائی کہ نماز کی تیاری کریں۔

سات بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نماز مغرب پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آئرلینڈ کے اس سفر میں جن افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں سفر کرنے کی سعادت عطا ہوئی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

❁۔حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ حرم حضرت خليفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
❁۔مکرم منیر احمد جاوید صاحب۔ پرائیویٹ سیکرٹری
❁۔مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، ایڈیشنل وکیل المال لندن
❁۔مکرم بشیر احمد صاحب، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری
❁۔مکرم عابد وحید خان صاحب، انچارج میڈیا آفس
❁۔مکرم عمیر علیم صاحب، انچارج مخزن تصاویر
❁۔مکرم محمد احمد ناصر صاحب، نائب افسر حفاظت
❁۔مکرم ناصر احمد سعید صاحب، سیکورٹی سٹاف
❁۔مکرم محمود احمد خان صاحب، سیکورٹی سٹاف
❁۔مکرم اعجاز الرحمن صاحب، سیکورٹی سٹاف
❁۔مکرم محسن اعوان صاحب، سیکورٹی سٹاف
❁۔مکرم خواجہ عبد القدوس صاحب سیکورٹی سٹاف
❁۔خاکسار عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن۔

اس کے علاوہ مکرم ڈاکٹر عبد المؤمن جدران صاحب اور مکرم ندیم احمد امینی صاحب کو اپنی گاڑیوں کے ساتھ قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

❁❁❁

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

وسیع اور گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ احمدی خواتین نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی اعتبار سے بھی اپنی قابلیت کا لوہا منوا چکی ہیں۔ وہ ڈاکٹر ہیں، انجینئر ہیں، کاروباری ماہر ہیں، کمپیوٹر سائنس میں اعلی ڈگریوں کی حامل ہیں، فزکس کے میدان میں، اٹامک انرجی کے میدان میں غرض یہ کہ سائنسی اور غیر سائنسی تمام علوم کے میدان میں وہ پیش پیش ہیں۔

پھر مالی قربانی میں بھی وہ نمونہ دکھلایا کہ دیگر اقوام کی خواتین میں کم ہی اس کی مثال ملتی ہے بلکہ مفقود ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے برلن میں مسجد کی تعمیر کی ذمہ داری احمدی خواتین پر ڈالی اور انہوں نے گرانقدر مالی قربانی کر کے ایک خطیر رقم جمع کی۔ اگرچہ بعض وجوہات کی بنا پر اس وقت برلن میں مسجد تعمیر نہ ہو سکی لیکن اسی چندے سے عیسائیت کے گڑھ میں مسجد تعمیر کی گئی۔ اس کے بعد دنیا کے اور بہت سے ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤسز کا قیام احمدی خواتین کے چندوں سے کیا گیا۔ افسوس کا مقام ہے کہ وہ خواتین جنہوں نے اپنے معمولی جیب خرچ سے پائی پائی جوڑ کر، اپنے زیورات دے کر، گھر کا آٹا بیچ کر تثلیث کے گڑھ میں مرکز توحید قائم کیا اُن کردار کی دھنی خدا کی عظیم بندیوں پر ایسا ناپاک الزام لگایا گیا۔

غور کا مقام ہے کہ اگر نعوذ باللہ من ذالک احمدی خواتین ایسی ہی تھیں جیسا کہ معترض نے ان کے بارے میں لکھ کر اپنی عاقبت خراب کی تو پھر ان خواتین کی جانب سے دینی اور دنیاوی اعتبار سے اس قدر اعلی معیار کیونکر قائم ہو گئے۔ کیا جو لوگ غیر اخلاقی افعال میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ وہ دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے اپنی اعلی اقدار کا بھی لوہا منوا چکے ہوں۔ ہم نے غیر اقوام میں بے شمار ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو غیر اخلاقی کاموں میں ملوث ہوتے ہیں۔ ایک طرف جہاں وہ دنیاوی اعتبار سے نہایت پستی کا شکار ہوتے ہیں وہیں غیر اخلاقی کاموں میں پڑ کر اپنی عاقبت بھی خراب کر چکے ہوتے ہیں۔ اپنے بھی ان پر لعنتیں ڈالتے ہیں اور غیر بھی۔ جبکہ احمدی خواتین کے اعلی کردار کے غیر بھی معترف ہیں۔ چند گواہیاں پیش کی جاتی ہیں:

1۔ مولوی عبد الجبار قریشی صاحب ایڈیٹر اخبار تنظیم امرت سر نے اپنے 28 دسمبر 1926ء کے پرچے میں لکھا:

"لجنہ اماء اللہ قادیان احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے۔ اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں اور اس طرح پر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے۔ اس انجمن نے تمام احمدیہ خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔ عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مُخلص اور مربوط ہوتا ہے۔ عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبارات میں چھپ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ محفوظ اور پرجوش ہوں گی اور احمدیہ عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی جس کا مرور زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا۔"

(اخبار تنظیم امرتسر 28 دسمبر 1926ء بحوالہ تاثرات قادیان صفحہ 173 از ملک فضل حسین صاحب طبع اول)

2۔ ایک کٹر آریہ سماجی اخبار "تیج" (25 جولائی 1927ء) نے احمدی خواتین کے رسالہ مصباح پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

"میرے خیال میں یہ اخبار اس قابل ہے کہ ہر ایک آریہ سماجی اس کو دیکھے۔ اسکے مطالعہ سے انہیں احمدی عورتوں کے متعلق جو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ پردے کے اندر بند رہتی ہیں اس لئے کچھ کام نہیں کرتیں، فی الفور دور ہو جائے گی اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ عورتیں باوجود اسلام کے ظالمانہ حکم کے طفیل پردہ کی قید میں رہنے کے کس قدر کام کر رہی ہیں اور ان میں مذہبی احساس اور تبلیغی جوش کس قدر ہے۔ ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جو وہ کام کر رہی ہیں اس کے آگے ہماری استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔ مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ احمدی عورتیں ہندوستان، افریقہ، عرب، مصر، یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں۔ ان کا مذہبی احساس قابل تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہئے۔ چند سال ہوئے ان کے امیر نے ایک مسجد کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگا دی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندے سے ہی پوری کی جائے چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار روپیہ جمع کر دیا۔"

(بحوالہ تاثرات قادیان صفحہ 231-230)

3۔ اخبار "بندے ماترم" (18 ستمبر 1927ء) نے لکھا:

"احمدی لوگ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والے ہیں ......احمدیوں کی عورتیں ہماری قوم کے مردوں سے بازی لے گئیں۔ ہم اپنی معمولی کامیابیوں پر خوشیاں منانے میں کمی نہیں کرتے لیکن ٹھوس اور خاموش کام کرنے سے ہمیں بیر ہے۔ ہماری زبانیں قینچی کی طرح چلتی ہیں لیکن ہاتھ حرکت نہیں کرتے۔ احمدیوں کے نقص خوب نکالے بعض اوقات ان کا تمسخر بھی اچھی طرح اڑایا لیکن ان کے مقابلہ میں کام کیا کیا؟ اس کا جواب ہمارے پاس سوائے خاموشی کے اور کچھ نہیں۔"

(بحوالہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات صفحہ 59-58)

معترض نے لکھا:

"یہ تنظیمات اب بھی علیٰ حالہ قائم ہیں اور ان کے سرسری جائزے ہی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ قادیانی امت کس بے پناہ جد و جہد اور پیہم عمل و سعی کے ذریعہ نہ صرف اپنی بقا و تحفظ کے لئے کوشاں ہے بلکہ اپنے آپ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے اپنے وجود کا پائداری اور دوام بخشنے اور زیادہ سے زیادہ وسعت و پھیلاؤ اختیار کرنے میں مصروف ہے۔"

معترض کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دماغ میں خلل واقع ہو چکا تھا۔ ایک ہی وقت میں دو متضاد باتیں اس کے منہ سے نکل رہی ہیں۔ کیا پیہم عمل اور سعی کے ذریعہ اپنی بقا و تحفظ کے لئے کوشاں رہنے والے لوگ اخلاقی پستی کا شکار ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ وہ تو اپنا ہر قدم پھونک پھونک کر رکھتے ہیں کہ کہیں ان کے دامن پر کوئی داغ نہ لگ جائے۔ کہیں وہ کسی ایسی بات کے مرتکب نہ ہو جائیں جو ان کی بقا اور تحفظ کے حصول کی راہ میں حائل ہو جائے۔ پائداری اور دوام اور وسعت اور پھیلاؤ اختیار کرنے والے لوگ ہمیشہ ایسی اخلاقی قدریں اختیار کرتے ہیں جن سے ان کی نیک نامی ساری دنیا میں پھیلے۔

کوئی ایک معاند احمدیت اُٹھ کر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ یا اس کی تنظیم ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کی وجہ سے عزت سے یاد کی جاتی ہے بلکہ جو سعید فطرت ان کی شرانگیزیوں کے بارے میں سنتا ہے، لعنتیں ہی ڈالتا ہے۔

جبکہ جماعت احمدیہ اپنی نیک نامی اور اخلاقی قدروں کے باعث ہی ساری دنیا میں مشہور و معروف ہے۔ حتی کہ پاکستان میں اگر کوئی احمدی طالب علم کسی کالج یا یونیورسٹی میں اپنے اساتذہ کو السلام علیکم کہے یا اپنے دوستوں کو نیکی کی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے اور اعلی اخلاق کا مظاہرہ کرے تو اس کے بارے میں فوراً مشہور کر دیا جاتا ہے کہ ضرور یہ قادیانی ہے۔ اور پھر اس "قادیانی" کا وہاں رہنا محال ہو جاتا ہے اور اسے وہاں سے کسی دوسری جگہ ہجرت کرنی پڑتی ہے۔ معاندین نے اپنے اس طرز عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ انہیں اعلیٰ اخلاقی قدروں سے کس قدر نفار ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین کو جو عزت اور وجاہت آج ساری دنیا میں حاصل ہے وہ انہیں اعلیٰ اخلاقی معیاروں کے قیام کی وجہ سے ہے۔ ساری دنیا یہ ماننے پر مجبور ہے کہ دنیا میں اگر کوئی پاکوں کا امام ہے تو وہ یہی امام جماعت احمدیہ ہی ہیں۔

پھر معترض نے لکھا:

"یہ چھوٹی سی امت اپنی ان تنظیمات پر ہر سال دو کروڑ روپے سے زائد رقم صرف کرتی ہے لیکن دیدۂ عبرت ہو تو آج اللہ تعالی کے اس ارشاد کا ٹھیک ٹھیک نظارہ کیا جا سکتا ہے کہ "یقیناً جنہوں نے کفر کیا ہے وہ اپنے اموال لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کے لئے خرچ کریں گے۔ لیکن یہ لوگ یہ اموال خرچ کریں گے پھر یہی ان کے لئے باعث حسرت ہوں گے اور آخر کار یہ مغلوب ہو کر رہیں گے۔"

دراصل معترض کو غلطی لگ گئی۔ دیدۂ عبرت نہیں بلکہ دیدۂ حسرت کہنا چاہئے۔ یہ حسرت اور حسد کی آگ ہی تو ہے جو معاندین احمدیت کو اندر ہی اندر کھائے جا رہی ہے کہ ہم باوجود اس قدر مخالفت کے ان احمدیوں کو روک نہیں پا رہے اور یہ مزید ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ ان تنظیمات پر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں اور بھی بہت سے رفاہی کاموں پر بہت سا روپیہ خرچ کرتی ہے۔ اور بغیر تفریق مذہب و ملت انسانی فلاح و بہبودی کے کام کر رہی ہے۔ یہی تو ساری تکلیف ہے انہیں کہ ہم باوجود اس قدر مالی وسائل کے وہ نتائج حاصل نہیں کر پا رہے جو یہ چھوٹی سی امت تھوڑے سے پیسوں میں حاصل کر رہی ہے۔ درحقیقت ان کے اموال و نفوس تعمیری کاموں پر صرف ہو ہی نہیں رہے۔ ان کا تو مطمح نظر ہی جماعت کی مخالفت ہے اور اسی میں اپنا سارا پیسہ جھونکا ہوا ہے۔ اس لیے حسرت انہیں ہے، ہمیں نہیں۔

احمدیوں نے کبھی کسی کو اللہ کے راستے سے نہیں روکا۔ بلکہ دنیا بھر میں احمدی اللہ کے گھر یعنی مساجد تعمیر کر رہے ہیں اور تمام مخلوق خدا کو دعوت دے رہے ہیں کہ آؤ اور خدا کی عبادت کرو۔ کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں ملے گا جو یہ کہہ سکے کہ جماعت احمدیہ نے اسے اللہ کے راستے سے روکا۔ لیکن دنیا میں لاکھوں احمدی ایسے ہیں جن کو اللہ کے راستے سے روکا جا رہا ہے۔ اور روکنے والے یہی دین کے ٹھیکیدار ہیں۔

پاکستان میں آئے دن یہی کچھ ہو رہا ہے۔ احمدیوں کی مساجد مسمار کی جا رہی ہیں انہیں نمازیں پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ حتی کہ حج جیسے اہم اسلامی فریضے سے روکا جاتا ہے۔ کلمہ طیبہ پڑھنے یا اسلامی شعار کے استعمال پر سخت پابندی ہے اور فوراً جیل ہو جاتی ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود کیا احمدیوں کے عزم اور ہمت میں کمی آئی! جتنا زور مخالفین احمدیت احمدیوں کو مٹانے کے لئے لگاتے ہیں، احمدی اس سے زیادہ جوش اور ولولے سے اُٹھتے ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس یقین سے لبریز ہے کہ بالآخر اس کی قربانیاں رائگاں نہیں جائیں گی اور ایک دن آئے گا جب یہ ظلم کرنے والے مجرم کی حیثیت سے ہمارے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اس دن دشمن لاتثریب علیکم الیوم کا نظارہ بھی دیکھے گا انشاء اللہ۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
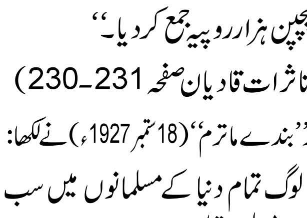

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

غیر مسلموں کے جلسوں میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقاریر

ماہ اگست وستمبر 2014ء میں خاکسار کو غیر مسلموں کے جلسوں میں شامل ہو کر تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ان جلسوں کی خبریں کئی TV چینلز پر نشر ہوئیں۔اور کئی اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔اس طرح لاکھوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔الحمدللہ۔

❁ یکم اگست 2014ء کو ضلع کپورتھلہ میں مکرم سنت بابا دلیر سنگھ جی کی طرف سے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔اس جلسہ میں اسلام کی نمائندگی میں خاکسار کو بھی تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔گو کہ اس جلسہ میں کپورتھلہ و جالندھر وغیرہ سے کئی غیر احمدی مولوی بھی شامل ہوئے تھے۔خاکسار نے قریباً پون گھنٹہ اسلام احمدیت کی امن بخش تعلیمات کو قرآن مجید کے حوالہ سے پیش کیا جبکہ دیگر دو غیر احمدی مولویوں نے اردو میں پانچ پانچ منٹ کی تقریر کی۔سنت جی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم کو قرآن مجید اور گورو گرنتھ صاحب سے پہلی بار ایسی باتیں سننے کو ملی ہیں۔موصوف نے ہم لوگوں کو علیحدگی میں کہا کہ اب ہم آپ کو ہی اپنے پروگرام میں بلایا کریں گے تقریر کے لئے۔ان مولویوں (غیر احمدی مولوی) کی باتیں ہمیں سمجھ نہیں آئیں دوسرے یہ شدت پسندی کی باتیں کرتے ہیں۔خاکسار کی تقریر کا سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا۔اس پروگرام میں خاکسار کے ساتھ مکرم چوہدری عبد الواسع صاحب نائب ناظر صاحب امور عامہ اور مکرم محمد اکرم صاحب کارکن نظارت امور عامہ شامل ہوئے۔مذکورہ سنت جی 3/اگست کو قادیان میں منعقد ہونے والی عید ملن پارٹی میں بھی شامل ہوئے تھے۔

❁ **حضور صاحب ناندیڑ صوبہ مہاراشٹرا میں سکھ مذہب کے جلسہ میں شرکت:**

اس وقت سکھوں کے پانچ تخت ہیں جو سکھ مذہب میں انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔مذکورہ پانچوں تختوں کے جتھے دار صاحبان کی طرف سے سکھ قوم کے متعلق جو بھی فیصلہ کیا جاتا ہے وہ ان کے نزدیک اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔انہیں تختوں میں سے ایک تخت حضور صاحب ہے جو ناندیڑ صوبہ مہاراشٹرا میں واقع ہے۔حضور صاحب کے مقام پر سکھ بھائیوں کی طرف سے 4 تا 6 اگست 2014ء بہت بڑی کانفرنس منعقد کی گئی۔اس کانفرنس میں ہندوستان بھر سے دیگر مذاہب کے نمائندگان کے علاوہ مسلمانوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔اس مرتبہ وہاں کی انتظامیہ کی طرف سے پہلی بار خاکسار کو بھی اس کانفرنس میں تقریر کے لئے دعوت دی گئی۔چنانچہ مرکز کی ہدایت پر خاکسار اور مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مربی سلسلہ کانفرنس میں شامل ہوئے خاکسار کو آخری دن رات کے دس بجے تقریر کا وقت دیا گیا۔خاکسار نے کم وبیش نصف گھنٹہ تقریر کی۔جس میں خاص طور پر اسلام احمدیت کی امن بخش تعلیمات پر روشنی ڈالی۔وہاں کی انتظامیہ نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ سے اسلام کی نمائندگی میں آپ لوگوں کو ہی بلائیں گے۔اللہ کے فضل سے جماعت کی برکت اور حضور انور کی دعاؤں سے ان لوگوں کو پہلی بار صحیح رنگ میں اسلام کی امن بخش تعلیمات کو سننے کا موقع ملا۔سارا پروگرام تین نیشنل T.V چینلوں پر LIVE نشر ہوتا رہا۔پروگرام کے بعد ناندیڑ کے کئی تعلیم یافتہ معزز مسلمانوں نے ہم سے ملاقات کی اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ آپ نے بڑے اچھے رنگ میں اسلام کی تعلیمات کو پیش کیا ہے۔چنانچہ ہم نے ان کے پتہ جات بھی لئے اور وہاں کے مبلغ انچارج صاحب اور امیر ضلع سے بھی اُن کی ملاقاتیں کروائیں اور تبلیغی گفتگو بھی ہوئی نیز انہیں قادیان آنے کی دعوت بھی دی گئی ہے۔ان سبھی افراد نے جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کا وعدہ کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔آمین۔

❁ **عید ملن پارٹی اور پریس کانفرنس ممبئی میں شرکت:**

23/اگست کو ممبئی کے پریس کلب میں جماعت احمدیہ ممبئی کی طرف سے عید ملن کے تعلق سے ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔اس کانفرنس کے لئے قبل از وقت پریس ریلیز تیار کی گئی۔تمام نمائندگان کو پریس ریلیز اور لیف لیٹس دیئے گئے۔کانفرنس میں مختلف اخبارات اور T.V وغیرہ کے 21 نمائندگان حاضر ہوئے۔پریس کے نمائندگان کے سوالات کے جوابات خاکسار، مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب اور صدر صاحب جماعت احمدیہ ممبئی نے دیئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

مؤرخہ 24/اگست کو Y.M.C.A انٹرنیشنل ہال میں پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ ممبئی کی طرف سے خاکسار کی صدارت میں عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا تھا۔اس پروگرام میں تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب نے تعارفی تقریر کی۔بعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جات کے متعلق ایک ڈاکومینٹری جو کہ 17 منٹ پر مشتمل تھی دکھائی گئی۔جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔الحمدللہ۔اس کے بعد ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے سیاسی اور مذہبی نمائندگان نے اپنے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔آخر میں خاکسار کی صدارتی تقریر ہوئی۔دعا کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

❁ 9 اگست کو بمقام ٹانڈا ضلع ہوشیارپور میں سکھ بھائیوں کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔اس جلسہ میں اسلام کی نمائندگی میں خاکسار کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔خاکسار نے تقریباً نصف گھنٹہ اسلام کی امن بخش تعلیمات کو پیش کیا اور قرآن مجید اور گورو گرنتھ صاحب کے حوالہ سے توحید کی تعلیم سامعین کے سامنے پیش کی۔اللہ کے فضل سے تقریر کا بہت اچھا اثر رہا۔

❁ 22 ستمبر کو ہوشیارپور کی ریجنل یونیورسٹی میں گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے ایک پیس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔اس پروگرام میں خاکسار نے اسلام احمدیت کی نمائندگی میں تقریر کی۔

❁ 31 اگست 2014ء کو بمقام بھدر کالی ضلع اونہ ہماچل میں ہندو بھائیوں کی طرف سے ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔اس جلسہ میں بطور مہمان خصوصی دہلی سے راجیہ سبھا ممبر (ایم پی) مکرمہ وپلوٹھا کرنے شرکت کی۔اس کے علاوہ علاقہ کے موجودہ وسابقہ ایم ایل اے صاحبان اور کئی سیاسی و مذہبی شخصیات شامل ہوئیں۔کثرت سے غیر احمدی افراد بھی شامل ہوئے تھے۔جلسہ میں دیگر نمائندگان کے علاوہ اسلام کی نمائندگی میں خاکسار کو تقریر کا موقعہ ملا۔اس موقعہ پر خاکسار نے اسلام احمدیت کی امن بخش تعلیمات کو پیش کیا۔اس کے علاوہ خاکسار نے دیگر مذاہب کی کتب سے بھی پیار محبت کی تعلیم کو پیش کیا۔یہ تقریر تقریباً 35 منٹ کی ہوئی جبکہ باقی نمائندگان نے سوائے مہمان خصوصی کے پانچ پانچ منٹ تقریر کی۔مہمان خصوصی نے اپنی تقریر میں کہا کہ تنویر خادم صاحب کی تقریر کے بعد کہنے کیلئے بچا ہی کیا ہے اور آج میں پہلی بار اسلام کی ایسی پرامن تعلیم سن کر بہت متاثر ہوئی ہوں۔بہرحال یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضور انور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔اللہ کے فضل سے تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔(الحمدللہ) اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔آمین

(تنویر احمد خادم۔نائب ناظر دعوت الیٰ اللہ مرکزیہ شمالی ہند)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سٹڈی ابراڈ

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

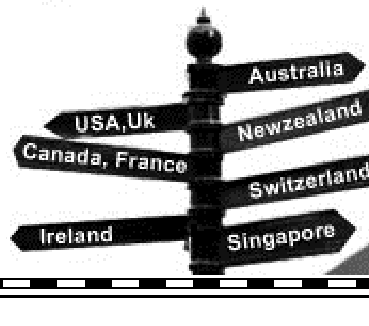

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم فروری 2014ء کو صبح ساڑھے 10 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم محمود احمد صاحب (آف مچم۔لندن)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم محمود احمد صاحب 28 جنوری 2014ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا تعلق ربوہ سے تھا اور گزشتہ 10 سال سے یوکے میں مقیم تھے۔ آپ مکرم فضل دین صاحب آف لائبیریا کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم بہت دیندار، ہمدرد مخلص اور نیک صفات کے حامل انسان تھے اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھتے تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منصور احمد زاہد صاحب گھانا میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ سیدہ ہاجرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی مبلغ سلسلہ) 11 دسمبر 2013ء کو 100 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قاضی حبیب اللہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، سچی خوابیں دیکھنے والی، نیک مخلص اور بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ نور ہسپتال قادیان کی پہلی نرس تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے بہت محبت اور پیار و اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ کو شاہدرہ ٹاؤن میں کئی سال صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرم چوہدری غلام احمد باجوہ صاحب (جرمنی) 17 جنوری 2014ء کو طویل علالت کے بعد 90 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری باغ دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 1948ء میں آپ نے فرقان فورس میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ سالوں سے جرمنی میں مقیم تھے۔ بہت ہمدرد، نرم مزاج، شیریں زبان، مہمان نواز، صابر و شاکر، اپنوں اور غیروں سے محبت و شفقت سے پیش آنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے اعلیٰ اخلاق کے مالک مخلص انسان تھے۔ خلفاء اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے وقف جدید کی تحریک کا اجراء فرمایا تو اس وقت آپ کی رہائش کوٹ باغ دین سندھ میں تھی۔ جہاں آپ نے اور آپ کے بھائی نے 16 ایکڑ کا رقبہ صرف چندہ وقف جدید کیلئے مختص کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ کو وہاں ایک مسجد اور مہمانوں کے لئے علیحدہ گھر تعمیر کرنے کی بھی سعادت ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

(3) مکرم الحاجی فوڈے سلیمان بنگورہ صاحب (سیرالیون) 11 جنوری 2014ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے سیرالیون کی نیشنل مجلس عاملہ میں سیکرٹری ضیافت اور سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مقامی جماعت گوری سٹریٹ کے صدر جماعت اور سیرالیون میں پہلی بک شاپ کے مینیجر بھی رہے۔ گزشتہ 5 سال سے مکرم امیر صاحب کے ساتھ پبلک ریلیشن کے حوالہ سے نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ بالخصوص بہت سے سفراء، منسٹرز اور اعلیٰ افسران سے نئے دوستانہ روابط قائم کئے۔ آپ کی تمام اولاد کی جماعت کے ساتھ گہری وابستگی ہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ابراہیم ایس۔ بنگورہ صاحب یوکے میں مقیم ہیں اور Bournemouth جماعت کے سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

(4) مکرم صوبیدار عبدالغفور خان صاحب (آف ٹوپی) 12 جنوری 2014ء کو 91 سال کی عمر میں ڈیٹرائٹ (امریکہ) میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم صوبیدار خوشحال خان صاحب شہید ٹوپی کے بیٹے تھے جنہیں ایک رؤیا کی بنا پر احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 1947ء کے پر آشوب دور میں اپنے آپ کو کچھ عرصہ کے لئے بطور درویش حفاظت مرکز کے لئے پیش کرنے کی سعادت پائی اور 1948ء تک وہاں رہے۔ 1955ء میں آپ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر ربوہ آگئے اور 1958ء تک نائب افسر حفاظت اور پھر افسر حفاظت کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، صاحب رؤیا و کشوف، نڈر اور دلیر انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلفائے احمدیت سے عشق اور وفا کا تعلق تھا نیز اپنی اولاد کو بھی خلافت سے مضبوط تعلق اور وابستگی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ خالدہ شاہد صاحبہ (سرگودھا): 9 جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب وڑائچ کی بیٹی اور حضرت چوہدری حاکم علی صاحبؓ (آف 9 چک پنیار) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی تھیں۔ آپ انتہائی دیندار، خوش اخلاق اور لجنہ کی فعال کارکنہ تھیں۔ 21 سال تک سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری ناصرات کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ دسمبر 2013ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں آخری بار شریک ہوئیں اور جانے سے پہلے شوہر سے کہا کہ مجھے جانے سے نہ روکیں۔ یہ میرا آخری جلسہ ہے پھر شاید مجھے دعاؤں کا موقع نہ ملے۔ قادیان سے واپس آتے ہی برین ہیمرج ہوا جس سے جانبر نہ ہوسکیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب (ربوہ) 15 نومبر 2013ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ 1984ء سے 2009ء تک اپنے محلہ کی مسجد کے امام الصلوٰۃ رہے اور لمبا عرصہ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور نماز عصر کے بعد درس ملفوظات دینے کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، دعا گو اور بہت ہر دلعزیز انسان تھے۔ خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل MTA پاکستان میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(7) مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب (ابن چوہدری محمد رفیق صاحب۔بدین) 17 دسمبر 2013ء کو دل کے حملہ سے 38 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ قائد ضلع بدین کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ نظام جماعت کے اطاعت گزار، خوش اخلاق، سادہ مزاج، مہمان نواز، بہادر، نڈر اور باوقار شخصیت کے مالک نافع الناس وجود تھے۔ مرحوم مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ حال ہی میں آپ نے ایک مسجد اور مربی ھاؤس تعمیر کروانے کی بھی توفیق پائی۔ آپ مہمانوں کے لئے گیسٹ ہاؤس بنوا رہے تھے جو کہ اب تکمیل کے مراحل میں ہے۔ 2011ء میں جب بارشوں کے باعث سندھ میں سیلاب آیا تو آپ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہدایت ملنے پر فوراً عمرکوٹ کے علاقہ میں چلے گئے اور صادق پور میں پانی میں پھنسے ہوئے احمدی احباب کو وہاں سے نکالنے کا کام بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ خلافت اور نظام جماعت کے بے حد مطیع اور فرمانبردار تھے اور خدام و اطفال کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں والد اور اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم محمد اسلم صاحب (ابن مکرم حکیم میاں محمد اشرف صاحب۔کراچی) 16 اکتوبر 2013ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے حلقہ کے ایک فعال ممبر تھے۔ عرصہ دو سال سے اپنے حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے بھی خدمت بجالا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

(9) مکرم رانا محمد نواز خان صاحب (چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر) 2 ستمبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت دیندار، ملنسار، خوش اخلاق، دیانتدار، غریب پرور اور لوگوں کے ہمدرد مخلص اور نیک صفات کے حامل انسان تھے۔ آپ کو قائد مجلس اور صدر جماعت چک نمبر 166 مراد، قائد علاقہ بہاولپور، نائب ناظم انصاراللہ ضلع بہاولنگر کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے اپنے ضلع میں جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اپنے علاقہ کے نمبردار ہونے کی حیثیت سے بھی ہر خاص و عام کی پسندیدہ شخصیت تھے اور غیر از جماعت دوستوں میں بھی بڑی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم سید احمد بشیر زیدی صاحب (بیلجیئم) 22 جنوری 2014ء کو 40 سال کی عمر میں اچانک ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ Ostende جماعت میں جنرل سیکرٹری کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ نمازوں کے علاوہ تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، جماعتی کاموں میں پیش پیش اور بیشمار خوبیوں کے مالک نیک، نافع الناس وجود تھے۔ جماعت اور خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔ 28 مئی کے سانحہ لاہور کے روز مسجد دارالذکر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے گئے تھے مگر خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں جو سب وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

(11) مکرم عمر فاروق صاحب (ابن مکرم میاں رفیق احمد صاحب۔ربوہ) 20 اگست 2013ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ گزشتہ سات سال سے طاہر ہارٹ میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ نہایت ہنس مکھ اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ ہر کسی کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

(12) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا محمد اشرف ممتاز صاحب۔ربوہ) 27 اگست 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا جماعت کے ساتھ پختہ تعلق تھا اور چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھی۔ مرحومہ نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(13) عزیزہ سمیرہ طاہر (بنت مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ۔لاہور) 22 جنوری کو 19 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ فرسٹ ایئر کی طالبہ تھیں۔ تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ بہت ذہین اور باہمت تھیں۔ ڈیڑھ سال تک کینسر جیسے موذی مرض کا بڑے صبر سے مقابلہ کیا۔ ہر طرح کے علاج کے باوجود خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ مرحومہ مکرم مولانا اشرف ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی پوتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یادگیر: لجنہ اماء اللہ یادگیر رائچور نے مورخہ 17 اگست 2014 کو محترمہ کوثر اسد غوری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزہ آسیہ نکہت صاحبہ نے کی۔ محترمہ شہنشاہ بیگم صاحبہ نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں محترمہ نصرت خاتون صاحبہ، محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ، محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ المتین صاحبہ اور خاکسار نے آنحضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس موقعہ پر عزیزہ فائزہ صدف، عزیزہ نازیہ بیگم، عزیزہ میمونہ نیلوفر اور عزیزہ نائلہ کنول نے خوش الحانی سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں نعتیں پڑھیں۔ اسی طرح محترمہ صالحہ شبانہ ذکی صاحبہ، عزیزہ امۃ الحیٔ صاحبہ اور عزیزہ امۃ الکوثر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا۔

اس جلسہ میں بلاری، گلبرگہ، بلگام، دیودرگ، تیاپور، شاہ آباد، شموگہ، چنتہ کنٹہ اور روڈمان کی خواتین نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی کل حاضری 400 سے زائد تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (فہیم النساء، نائب صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر)

مدنپور: جماعت احمدیہ مدنپور فرخ آباد میں مورخہ 25 اگست 2014ء کو جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت محترم سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظم وقف جدید ارشاد قادیان منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں احمدیہ مسلم جماعت بیگھا مؤ کے علاوہ کثیر تعداد میں اردگرد کے علاقوں سے غیر مسلم احباب بھی شامل ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید مکرم وسیم احمد نیاز صاحب معلم سلسلہ بیگھا مؤ نے کی مکرم الیاس احمد صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے سنائی۔ بعدازاں مکرم طارق محمود صاحب مبلغ سلسلہ ننگلہ گھنو، مکرم فیروز احمد نعیم صاحب مبلغ انچارج آگرہ، مکرم اشراق علی خان صاحب امیر ضلع ایٹہ اور خاکسار نے آنحضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر خطاب کیا۔ جناب ہرگوبند سنگھ یادو سابق پردھان مدنپور نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(عبدالقدوس۔ مبلغ سلسلہ فرخ آباد)

تربیتی جلسہ

ننگلہ گھنو: جماعت احمدیہ ننگلہ گھنو میں مورخہ 22 اگست 2014 کو ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم اسلام خان صاحب صدر جماعت ننگلہ گھنو منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سہیل احمد خان نے کی۔ نظم مکرم ارشد احمد خان نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم فیروز احمد نعیم صاحب مبلغ انچارج آگرہ متھرا، مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ ننگلہ گھنو، مکرم سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظم وقف جدید ارشاد اور خاکسار نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر تقریر کی، دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالقدوس۔ مبلغ انچارج ضلع ایٹہ و مین پوری یوپی)

دُعائے مغفرت

افسوس کہ خاکسار کے والد مکرم عبدالحمید صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ جے گاؤں مورخہ 28 ستمبر 2014 بروز اتوار بوقت صبح 10 بجے سلی گوڑی میں Brain Strock کی وجہ سے ہسپتال میں 6 روز بے ہوش رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرتے دم تک احمدیت، وخلافت سے وفا کے ساتھ وابستہ رہے۔ والد صاحب ایک نیک اور شریف النفس انسان تھے۔ 1992 میں آپ کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ بارہ سال تک بطور صدر جماعت جے گاؤں آپ کو خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مہمان نوازی کا وصف آپ میں نمایاں تھا۔ چونکہ آپ پیشہ سے باورچی تھے اس لئے ہر جماعتی تقریب میں تیاری طعام کی ذمہ داری بڑی خوش اسلوبی اور ذوق سے ادا کرتے رہے۔ آپ اپنی شرافت کی وجہ سے اپنے ہمسایوں میں ہر دلعزیز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود احمدیت سے تعصب کے آپ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں غیر احمدی وغیر مسلم احباب شامل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نیک نمونہ کو اپنانے اور خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ تین لڑکے ایک لڑکی ایک نواسہ اور ایک نواسی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (محمد صغیر عالم مربی سلسلہ جے گاؤں)

تصحیح: اخبار بدر 23 اکتوبر 2014 شمارہ نمبر 43 میں حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ستمبر 2014 کے آخر پر حضور انور نے اسلام آباد کی خرید کا ذکر فرمایا ہے۔ 1980ء غلطی سے لکھا گیا ہے جبکہ اسلام آباد کی جگہ 1984ء میں خریدی گئی۔ احباب اس کے مطابق درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

ہیں دنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ آج شیطان جس زور سے حملے کر رہا ہے شاید پہلے کبھی نہ ہوئے ہوں کہ ایک ہی وقت میں دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سیکنڈز کے اندر اندر غلاظت بھری تصویریں کہانیاں اور آوازیں پہنچ جاتی ہیں۔ ہم خیر کی آواز بلند کرتے ہیں تو اکثریت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی اور جو برائی کی آواز ہے وہ فوراً اپنا اثر دکھا رہی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی توجہ ہماری بات پر دیتا بھی ہے تو ان میں سے بہت سے ایسے ہیں بلکہ اکثریت ایسی ہے جو ایسا رویہ رکھتے ہیں جیسے بچوں کے ساتھ دکھایا جاتا ہے کہ شاباش تم بڑا اچھا کام کر رہے ہو اور پھر یہ لوگ لاتعلق ہو جاتے ہیں۔

پس ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہ ہمارے مقاصد کے حصول کی انتہا نہیں ہے کہ ذرا سی تعریف پر بچوں کی طرح ہم خوش ہو کر بیٹھ جائیں۔ چند آدمیوں کو پیغام پہنچا کر ہم سمجھیں کہ ہم نے بہت بڑا کام کر لیا ہے۔ بلکہ ہم نے دنیا کو خیر پہنچانے کے لئے برائیوں کو دور کرنے کی کوششوں کو اپنی انتہا تک پہنچانا ہے۔ کوئی دنیاوی مخالفت کوئی دنیاوی روک چاہے وہ مسلمانوں کی طرف سے ہو یا غیر مسلموں کی طرف سے دہریوں کی طرف سے اس کو ہم نے اس طرح اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرنی ہے جس طرح تیز ہوا ایک تنکے کو اڑا کر لے جاتی ہے۔ پس اس سے ہمیں اندازہ کر لینا چاہئے کہ ہمیں کتنی جامع ٹھوس اور شدت سے کوشش کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کو اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں کے مطابق اس میں حصہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام تمام دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچانا اور یہ خیر اور بھلائی بانٹنا ہے اور یہی ہمارا کام ہے۔ پس ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ہم جب شر کے بدلے خیر پہنچائیں گے تو انہی لوگوں میں سے پھر قطرات محبت بھی ٹپکیں گے اور یہ لوگ مسیح محمدی کی غلامی میں آ جائیں گے۔ ہمیں یہ سوچ لینا چاہئے کہ اس خیر کا بدلہ ہمیں ہمارے جو بدفطرت مخالفین ہیں ان کی طرف سے نقصان اور دشمنی کی صورت میں مل سکتا ہے اور ملتا بھی ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو ہمیں اس طرح دیکھتے ہیں جیسے شیر بکری کو دیکھتی ہے کس طرح شکار قابو آیا میرے۔ ہمارا تو اس شخص جیسا حال ہے جس نے کوئی شیر یا چیتا پالا ہو اور وہ کسی طرح چھوٹ جائے تو مالک کی یہ کوشش ہو گی کہ اسے اس طرح قابو کرے کہ اس جانور کو کوئی نقصان نہ ہو اور پھر بھی وہ کسی کام آ سکے اس کے لیکن چیتے کی کوشش یہی ہو گی کہ مالک کو چیر پھاڑ ڈالے۔

پس پاکستان اور بعض ملکوں میں ایسے لوگ ہیں بلکہ تمام مولوی اور ان کے زیر اثر ایسے لوگ ہیں جو ہماری طرف جھوٹ منسوب کر کے ہمیں چیرنا پھاڑنا چاہتے ہیں لیکن ہماری یہ کوشش ہے کہ یہ کسی طرح بچ جائیں اور خدا تعالیٰ کی گرفت میں نہ آئیں۔ ان لوگوں کی مخالفتیں ہمارے ساتھ کسی ذاتی وجہ سے نہیں ہیں۔ مختلف احمدیوں کو مختلف جگہوں پر آئے دن دھمکیاں ملتی رہتی ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے اس لئے بہتر یہ ہے کہ احمدیت سے توبہ کر کے ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ تو ان کی دشمنیاں احمدیت سے ہیں کسی کی ذات سے نہیں اور احمدیت سے دشمنی کی وجہ یہ ہے کہ انہیں صاف نظر آ رہا ہے کہ احمدیت کی ترقی ان کے ذاتی مفادات اور لوگوں کے ان کی طرف رجحان کا زوال ہے۔ جس طرح احمدی ترقی کرتے جائیں گے یا احمدیت ترقی کرتی جائے گی ان لوگوں کا زوال ہوتا جائے گا۔ ان لوگوں کو نظر آ رہا ہے کہ جماعت جس طرح ترقی کر رہی ہے کل ہم پر قبضہ کر لے گی۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ ان ملکوں میں جو مغربی ممالک ہیں یا ان ممالک میں جو ان کے زیر اثر ہیں جماعت کی ترقی جماعت کے خلاف منصوبہ بندی کی طرف لے جائے گی۔ ان کے خیال میں شاید جماعت احمدیہ حکومتوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے حالانکہ جماعت احمدیہ کا پھیلاؤ ان ملکوں پر قبضہ کرنے والا نہیں پھیلاؤ بلکہ ان میں پہلے سے بڑھ کر امن اور سلامتی کو قائم کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ مسلمان ممالک میں بھی ہم جو مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ جڑنے کا کہتے ہیں تو ان کی دنیاوی تکلیفوں اور فسادوں کو دور کرنے کے لئے اور ان کے بہتر انجام کے لئے اسی طرح دنیا کے باقی مذاہب کے لوگوں کو ہم خدا تعالیٰ کے غضب سے بچانا چاہتے ہیں۔

پس آج مسیح محمدی کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ حکمت اور محنت سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے خیر اور بھلائی کی اسلامی تعلیم کو ہر دل میں گاڑ دیں اور اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اس کیلئے دنیا میں ہر جگہ داعیانِ الی اللہ کی تعداد کو بڑھانے اور فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی اور جماعتی نظام کو بھی اس طرف توجہ دینے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔

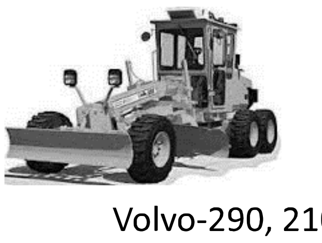

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 13 Nov 2014 Issue No. 46

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

Printed & Published by Munir Ahmad Hafizabadi M.A and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian,District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Munir Ahmad Khadim

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو بھلائی کی طرف بلانا اور ہر ایک کی بھلائی چاہنا ہر احمدی کا فرض ہے

کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اور احسان کرتے ہوئے مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے

صرف امن سے رہنا ہی ہمارا کام نہیں ہے، بُرے کام سے رُکنا ہی ہمارا کام نہیں، فسادوں سے دُور رہنا ہی ہمارا کام نہیں، بلکہ دنیا میں امن کا قیام اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی ہمارا کام ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31/اکتوبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ یعنی تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کی بھلائی اور فائدے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ یہ مسلمانوں کے کاموں میں سے ایک بہت بڑا کام ہے کہ دنیا ان سے فائدہ اٹھائے۔ ان سے دنیا کو خیر اور بھلائی پہنچے نہ کہ شر۔ لیکن اس وقت دنیا کی جو حالت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان حکومتوں اور گروہوں اور تنظیموں نے دنیا میں اس قدر فساد برپا کیا ہوا ہے کہ ایک دنیا اسلام کے نام اور مسلمان سے خوفزدہ ہے اور اگر خوفزدہ ہونے کی حالت ہو تو پھر کون ہے جو مسلمانوں کی باتوں کو سنے یا یہ خیال کرے کہ ان سے ہمیں خیر اور بھلائی مل سکتی ہے۔ جو لوگ اپنے ہی لوگوں کی گردنیں کاٹ رہے ہوں، معصوموں کو عورتوں کو بچوں کو بوڑھوں کو بلا امتیاز قتل کر رہے ہوں، بغیر کسی وجہ کے ناجائز طور پر اپنے نظریات کی پیروی نہ کرنے والوں کو غلام بنا رہے ہوں، ان سے کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ وہ غیر مسلموں کے لئے خیر اور بھلائی چاہنے والے ہوں گے۔

پس اس عمل کا جو یہ لوگ کرتے ہیں لازمی نتیجہ یہی نکلے گا اور نکل رہا ہے کہ دنیا مسلمانوں سے خوفزدہ ہے۔ ہم احمدیوں کے لئے اس میں شرمندگی کی بات اور غم اور تکلیف کی بات تو ضرور ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین ہیں ان کی طرف منسوب ہو کر یہ عمل ہیں ان لوگوں کے۔ انہوں نے مذہب اسلام کو بھی بدنام کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اسوہ کو بھی دنیا کے سامنے غلط رنگ میں پیش کرنے والے بن رہے ہیں۔ لیکن ایک احمدی کی حیثیت سے ہمیں مایوسی اور ناامیدی ان کے اس امر سے بالکل نہیں ہے۔ اکثر غیر مسلموں کے سامنے جب میں یہ بات رکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے یہ عمل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور اسلام کے سچا ہونے کی دلیل ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمانوں کی یہ حالت ہو گی بلکہ عرصہ بھی بتا دیا کہ یہ عملی زوال کی حالت اتنے عرصے کے بعد شروع ہو گی اور اتنے عرصے تک یہ اندھیرا زمانہ چلتا چلا جائے گا اور پھر مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہو گا جو اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو دنیا میں جاری کرے گا۔ وہ تعلیم جو قرآن کریم میں اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور جس کے حرف حرف پر عمل کا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے پتا چلتا ہے۔ اور ہم احمدی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اس بگڑے ہوئے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ مسیح موعود اور مہدی معہود آ گیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کی جو زمینی اور آسمانی نشان بتائے تھے وہ بھی پورے ہوئے۔ اور اس مسیح و مہدی نے ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروایا۔ ہمارے دلوں کو روشن کیا۔ آج جماعت احمدیہ اس خوبصورت تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ تو یہ باتیں جب ان کو بتائی جائیں تو ان لوگوں کو قائل کرتی ہیں کہ اسلام غلط نہیں بلکہ ان لوگوں کے عمل غلط ہیں جو اسلام کے نام پر دنیا میں فساد پھیلا رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو بھلائی کی طرف بلانا اور ہر ایک کی بھلائی چاہنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اور احسان کرتے ہوئے مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ صرف امن سے رہنا ہی ہمارا کام نہیں ہے کسی برے کام سے رکنا ہی ہمارا کام نہیں فسادوں سے دور رہنا ہی ہمارا کام نہیں بلکہ دنیا میں امن کا قیام اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو برائیوں سے روکنے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو فسادوں سے دور رکھنے اور بچانے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے کیونکہ یہ کام مسیح موعود کے کاموں میں شامل ہے۔ آپ کو بھلائی اور خیر خواہی کے کام کو دوبارہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں جاری کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ پس یہ دنیا کی خیر خواہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور خدا تعالیٰ کا حکم ہم سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم میدانِ عمل میں آئیں اور دنیا کو خیر اور بھلائی پہنچانے اور شر کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہم مسلمانوں کے بھی خیر خواہ ہیں۔ ان کی بھلائی چاہتے ہیں اور غیر مسلموں کے بھی خیر خواہ ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں۔ ہم عیسائیوں کے بھی خیر خواہ ہیں اور یہودیوں کے بھی ہندوؤں کے بھی اور دوسرے مذاہب والوں کے بھی حتی کہ ہم دھریوں کے بھی خیر خواہ ہیں کیونکہ ہم نے ان سب کو وہ راستہ دکھانا ہے جو انہیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہو بلکہ ہم نے ہر قسم کے جرائم میں ملوث لوگوں چوروں اور ڈاکوؤں ظالموں سب کی خیر خواہی چاہنی ہے اس لئے کہ یہ لوگ رب العالمین کے بندے ہیں اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی خیر خواہی چاہتی ہے اور انہیں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رکنے کے راستے دکھانے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کہہ کر ہمارا میدانِ عمل بہت وسیع کر دیا ہے۔ پس ہم نے دنیا کی بھلائی اور بہتری اور خیر خواہی کے لئے ان کو خدا تک پہنچنے کے صحیح راستے دکھانے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی تلقین کرنی ہے۔ انہیں یہ بتانا ہے کہ اس زندگی کا ایک روز خاتمہ ہونے والا ہے اور پھر ہر ایک نے اپنے عمل کے مطابق جزا سزا حاصل کرنی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑو تا کہ بہتر انجام ہو۔ لیکن یہ باتیں ہم کسی کو اس وقت تک نہیں سمجھا سکتے جب تک ہم خود اپنے انجام پر نظر رکھنے والے نہ ہوں۔ پس ایک بہت بڑا کام ہے جسے فکر کے ساتھ اور اپنے جائزے لیتے ہوئے ہم نے سرانجام دینا ہے۔ اس کام کی سرانجام دہی کے دوران ہمیں مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا اور کرنا پڑتا ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان مشکلات اور دنیا کی مخالفتوں کا ہم ہر قدم پر سامنا کرتے رہے ہیں اور یہ بات کوئی ہمارے ساتھ خاص نہیں بلکہ جتنے بھی نبی آئے انہیں اور ان کے ماننے والوں کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ چونکہ محدود علاقوں اور قوموں کے لئے تھے اس لئے ان کی مخالفتیں بھی محدود تھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دنیا نے مخالفت کی اور مخالفت کر رہی ہے اور یہی کام اور دائرہ کار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں۔ اس لئے آپ کی مخالفت بھی ہر مذہب اور قوم والے نے کی اور اب بھی کر رہے ہیں۔ کہیں کم ہے کہیں زیادہ ہے۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔ دنیا میں بیشک ایسے افراد ہیں جو جماعت احمدیہ کے امن کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں لیکن مذہب کے حوالے سے جب غیر معمولی ترقی ملنی شروع ہو جائے تو من حیث القوم مخالفتوں کا سامنا ہمیں مغربی ممالک میں بھی کرنا پڑے گا یا یہاں کے کم از کم جو بھی نام نہاد مذہب پر عمل کرنے والے ہیں ان کی طرف سے مخالفتیں ہوں گی۔ اس لئے یہ کبھی نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ پڑھے لکھے ملکوں میں ہمیشہ ہمیں خیر کا جواب خیر سے ملے گا۔

پس دنیا ہمارے سے جو چاہے سلوک کرے یہ ان کا کام ہے لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہمارے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام خیر امت رکھا ہے تو ہم نے خیر بانٹنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹنا اور یہ خیر اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دنیا کو بلانا ہے۔ اس سے بڑھیا خیر اور کیا ہو سکتی ہے؟ جتنا شر اور جتنی غلاظت اور جتنی ہوس پرستی اور جتنی خدا تعالیٰ کے احکامات کی تضحیک اس زمانے میں ہو رہی ہے اور حکومتیں اور میڈیا بھی جس طرح اس کی تشہیر کر رہے

(باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان